سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

التماس از جانب مصنف ایہا الناس بگوش دل آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ رسالہ مختصر عجیب مضمون تازہ کا
عرصہ ظہور مین آیا ہے کہ تمام اسرار مخفیہ فریمیشن کے اسمین لکھ دیے ہین بلکہ آنکھون سے دکھا دیے ہین یہ حال
فریمیشن خانہ کا جسکا نام جادو گھر ہے سب دیکھ سکتے ہین اور بیان کر سکتے ہین کہ ایسا مکان اور ایسا سامان ہے
لیکن اس دیکھنے سے اسکے اسرار مخفیہ نہین معلوم ہو سکتے لہذا انہین اسرار مخفیہ کے [illegible] باذن اللہ تعالیٰ
تعلیم خدا لکھا گیا ہے تا کہ سب اہل کتاب اور اہل ایمان واقف اور آگاہ ہو کر دھوکا نہ کھاوین اور فریب شیطان مین
[illegible] ہو کر دولت ایمان کو ہاتھ سے دیکر فریمیشن نہ ہو جاوین اور آخرکار صورت افشا اس راز کی زبان فریمیشن سے
اور کلید قفل دہان فریمیشن کی بھی ظاہر کر دی ہے کہ جو شخص چاہے فریمیشن سے بھی پوچھ لیوے کہ بدون کہے اس
[illegible] جائے جیسا کہ پیشتر چھپانے مین بے اختیار تھا کہ سر دیتا مگر سر نہین دیتا تھا اس سے زیادہ تر بعد استعمال
کلید قفل دہان کے اسکے افشا مین بے اختیار ہو جائیگا کہ سر دیگا مگر سر کو اخفا نہ کریگا لہذا نام اسکا [illegible] بھی

افشای اسرار فریمیشن

[illegible] اسرار عجب افزا حیرت بخش عقلا اسمین تین ہین ایک یہ کہ کیا عمل کرتے ہین
[illegible] کہ ہرگز کوئی کسی طرح اسکا بھید زبان پر نہین لاتا اور منہ پر قفل پڑ جاتا ہے دوسرے
فریمیشن ہونے کے [illegible] پدر پسر اور برادر برادر کو نہین پہچانتا اور فریمیشن دوسرے فریمیشن کو نادیدہ و ناشنیدہ فوراً پہچان
[illegible] لیتا ہے یہانتک کہ اگر دور سے جہاز آتے دیکھے تو فوراً جان جاتا ہے کہ اسمین ایک فریمیشن بھی ہے تیسرے یہ کہ
[illegible] فریمیشن تازہ شہر مین وارد ہو یا عقب دیوار گذرے فوراً دوسرے فریمیشن کو جو شہر مین رہتا ہے خبر ہو جاتی ہے
[illegible] اسی باتون کے دریافت کرنے کے واسطے اکثر بڑے بڑے عقلا اور اہل کتاب اور امراے دولتمند فریمیشن ہو کر
[illegible] اپنا ہاتھ سے دیتے ہین لہذا اس رسالہ مین یہ سب اسرار اور وجہ اسقدر اخفا اور قفل دہان کی اور
[illegible] شناسائی اور معلوم ہو جانے خبر فریمیشن غائب پوشیدہ عقب دیوار کی واضح تر لکھ دیے ہین بلکہ آنکھون سے
[illegible] دیے ہین جو جو معاملات اس فریمیشن خانہ مین لیجا کر عمل مین لاتے ہین وہ سب صاف صاف لکھ دیے ہین [illegible]

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا

مضمون اطلاعی ضروری الملاحظہ تقدماً للحفظ

یہ رسالہ کشف فریمیشن کا محض واسطے انتباہ بندگان خدا کے مشتمل
تا بندگان اہل ایمان اور اہل کتاب ناواقف بخیال درستی اپنے دین اور ایمان
دہوکا نہ کھاوین اور دولت ایمان کو ہاتھ سے نہ دیوین کس واسطے کہ طبائع بشری
خفیہ کے بالطبع جویا اور متعطش ہوتی ہین اور یہ بھید بدون فریمیشن ہونے کے ہرگز معلوم
ناواقفون نے آشنا ہونا پایا کہ فریمیشن ہونے سے اپنے دین اور ایمان اور مذہب مین کچھ فتور نہین
اپنے دین اور مذہب مین زیادہ تقویت ہو جاتی ہی پھر مقتضائے تعطش قلبی واسطے دریافت بھید
ہو جانے مین اونکو تامل نہین ہوتا ہی کہ اسی فریب مین ہزارون اہل ایمان اور اہل کتاب نیت [illegible]
رازی کے فریمیشن ہو گئے اور اب تک ہوتے جاتے ہین پس جب فریمیشن ہو جانا اکثر بندگان خدا کو
دریافت حال سے کے ہی سبب وحال واقعی تو صحیح تمام بدون فریمیشن ہونے کے پیشتر بندگان خدا کو [illegible] معلوم ہو
پھر کاہیکو کوئی فریمیشن ہوکر دھوکا کھا کر اپنا ایمان ہاتھ سے دیا کرے لہذا ملاحظہ کنندگان
نکتہ باریک پر لحاظ کرنا چاہیے کہ مصنف جو بارے اسرار فریمیشن سے واسطے رونق بازار منافع مطبع
تلاش اور چھاپنے مین اسقدر بذل جہد اور کوشش نہین کی کہ اس مقدار قلیل چند حرف سے ایسے
ترقی کیا ہو سکتی ہی کہ شمع کی روشنی نور آفتاب تابان کو مدد نہین دے سکتی ہی بلکہ محض واسطے
ناواقف کے ہر دام مخفی سے آگاہ کرنا ضرور ہوا کہ ع اگر بینم کہ آتش بر کاہ است * اگر خاموش بنشینم
پس اس صورت مین ارباب قدرشناس صحیح الفہم ذی مقدور سے یہ امید ہی کہ ایسی کتاب قلیل القیمت
حافظ ایمان جمیع اہل کتاب کی خریداری اور تقسیم عام مین کمال موجب اجر جزیل اور ثواب اخروی
زیادہ ہوئی امر خیر نافع خاص وعام کا ثواب عقل مین نہین آتا پس جسقدر اسکی خریداری ہوگی
زیادہ تر اہتمام ہوگا مطبع مین مکرر بھی دو دو زبان چھپ سکتا ہی اس صورت مین ادھر خریدار
والا ہمت کو ثواب فیض عام اور ادھر حق حسن خدمت اور نفع رسانی اہل مطبع کا بھی بقدر
ادا ہو سکتا ہی مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار * لہذا بمقام خیرخواہی ایک نکتہ با

ان رسالہ ... ما ضرورت زیادہ تنبیہ کی ہی کہ جب کوئی اس رسالہ کو تمام و کمال ملاحظہ
کیا ... ہوا گر بگوش دل سن لیویگا اوسپر سب حال اس بھید پوشیدہ کا بمنزلہ معاینہ
... اور کسی طرح کا شبہہ اوسکے دل مین باقی نرہیگا اور سب بھید پوشیدہ کھل جاویگا
... سکا دل قبول کریگا کیونکہ اون رسالہ نے غایت تنقیح اور مدد تائیدات غیبی سے
ہوا ... اوس پر اکتفا نکرکے آنکھون سے دکھایا ہی فقط سمعی اور بیانی نصیب گوش و زبان پر
مین کی ہی بلکہ گوش و زبان پر ترقی کرکے نصیب چشم کردیا ہی اول قرائن عقلی اور تفرسات قیاسی
ل لکھے ہین پھر تحقیقات اپنی بچشم دیدہ پھر مضامین سمعی جو ارباب علم و ثقات کا افادہ
تحقیق کیا اسپر اکتفا نکرکے اون سب کار افتادہ چشم دیدہ سے بدست و قلم لکھوا بھی لیا بلکہ ...
ر بھی کروالی پھر اسپر بھی ترقی کرکے فرمشن کی زبان سے سن لینے کی بھی صورت لکھدی ہی کہ
ہوا اوس حکمت عملی سے فرمشن کی زبان سے بھی بگوش خود سن لیوے باوجود ان سب تنقیحات اور
... کیا ہی کہ ان سب قیاسات قرائن عقلی و نقلی و تحقیقات سمعی اور معاینہ غیبی کو اوسکا
... تطبیق دی ہی اس سب پر طرہ یہ ہی کہ ان سب ایک ایک معاملہ فرمشن کو آیات اخبا
... قران تفاسیر معتبرہ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حرف بحرف تطبیق دی ہی اور عقل بھی
... ہی اور اوسکے آثار و علامات ظاہر بھی جو دنیا مین نمایان ہین اوسکا بھی نشان دیا ہی کہ
... ندہ کا دل وجد کرتا ہی اور سب مضامین واقعی مثل نقش کالحجر دل پر جم جاتے ہین اور آدمی اپنے
... آسمانی کی تقویت حاصل کرکے اس دام فریب سے بچ جاتا ہی پس اس سبب سے جو اہل ایمان
... اس دام فریب کی خبر اپنی کتاب و اپنی عقل کے موافق پاتا ہی فوراً باور اور تصدیق کرسکتا ہی اگر
... شتن سے بدون تقدیم حکمت عملی مندرجہ رسالہ کے ان سب مضامین واقعی کی تصدیق پوچھی
فوراً انکار اور تکذیب کریگا اور مغالطہ دیویگا اور غلط بتاویگا کس واسطے کہ جب تصدیق کی گویا
... ن کا اپنی زبان سے کہدیا یہ کسطرح فرمشن کرسکتا ہی اس راہ سے ناگزیر انکار اور تکذیب کریگا
... ے مقام مین عاقل کو چاہیے کہ اسی انکار اور تکذیب فرمشن کو عین دلیل صحت سب مضامین

مندرجہ رسالہ کو یقینی سمجھے بلا انکار چور کا بعد نکلنے اسباب دزدی اوسکے دست و بغل سے یقیناً دلیل ثبوت
دزدی کا ہے نہ لائق اعتبار التفات کے کہ چور کبھی اپنے منہ سے اقرار دزدی کا کرتا ہے جب اقرار کیا اور سچ سچ
کہدیا پھر چور کب ہے لہذا ملاحظہ کنندگان رسالہ کو پیشتر سے اس نکتہ غامض پر آگاہ کر دینا مقدم اور ضرور
ہوا تا کہ بیان فریمیسن سے مضامین محققہ مستندہ چشم دیدہ رسالہ میں شبہہ نکریں بلکہ اوسکی تکذیب کو دلیل
صحیح مضامین کی سمجھیں مگر ہان اگر حکمت عملی مندرجہ رسالہ کو عمل میں لاسکیں بعد اس [illegible] کے
فریمیسن سے پوچھے خود بخود دیکھنے لگینگے اور سب مضامین مندرجہ رسالہ کی تصدیق کر دینگے
اور بالفعل بغرض امتحان تاثیر او صحت اس مضمون کا کیفیت حال مولف رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد [illegible] ترین
تاثیرات فریمیسن سے یہ بات یقینی ہے ظاہر ہے کہ بعد فریمیسن ہوجانے کے زبان بیان کی اظہار حال [illegible]
بند ہو جاتی ہے جیسا کہ مولف کی تحریر سے پیدا ہے کہ محض بہ نیت اظہار حال کے تالیف رسالہ [illegible] ہر طرح کی
تحقیقات اسرار فریمیسن کی جب یہان لکھنؤ میں قیاسات عقلی اور نقلی اور سمعی سے [illegible] کامل پورا
ہوا لکھنؤ میں جا پہونچا وہان بھی بقدر امکان کوئی دقیقہ تحقیق اور تنقیح کا اوٹھا نرکھا [illegible] رسالہ اپنے
رسالہ میں لکھتا ہے کہ ابتدا اثر قیاسات عقلی اور فراست قیاسی اور شہادت آیات [illegible] قرآنی
اوسکو تقویت قوی اور بطلان اور فریب این دام مخفی کے پہونچ چکی تھی اور پھر بعد [illegible] تحقیقات او
[illegible] مضامین [illegible] کے اوسکے دل پر یہ واقعی نقش ہو گیا کہ بعد فریمیسن ہوجانے کے [illegible] بیان یقینی
جاتا رہتا ہے اور زبان بیان کی اظہار حال خاص سے بند ہو جاتی ہے اور پس کوشش او [illegible] ہوا و فی
[illegible] اسلئے اظہار حال اور انتباہ اور تنبیہ خلائق سے کہ تا بندگان خدا حذر کریں اور دھوکا [illegible] کھاوین
جب اظہار حال بعد فریمیسن ہو جانے کے محال معلوم ہوا اور سلب ایمان کا علاوہ [illegible] اس
الٰہی اور تقدیم تائیدات قرآنی نے ارتکاب فریمیسن ہو جانے سے مولف کو محفوظ رکھا کہ اس [illegible]
تحریر اور تنظیم آیت قرآنی سے رسالہ ہذا میں مندرج ہے کہ وکونوا انصار اللہ [illegible]
[illegible] الخ پھر حسب بعد آنے لکھنؤ کے مولف کی کوشش اور جو یائی محض [illegible]
دریافت [illegible] کے واقعی ثابت ہوئی تب او دشمنی سے خود بخود دم بہو نہچی کہ بلا [illegible]

سلیمان
سلیمان

علاوہ ازیں اخبار مطبوعہ بنگال سے تصدیق اسکی بچشم ظاہر زبان فریمیشن سے ہم ظاہر ہوگئی جیسا کہ آخر رسالہ مین
بشرح و بسط تمام مرقوم ہو چکا ہے پس اب یہان اس تاثیرات فریمیشن کا دفع ظاہر کرنا چاہیے کہ مولف
رسالہ کو اس سبب تحقیقات سے جو باتین یقینی ثابت اور امتحان ہو گئین ایک وہ کہ آدمی بعد فریمیشن
ہو جانے کے قیدی ہمراہ شیطان مجسم کے ہر وقت بیچ ہر حصہ بدن میں کے پھر نظر آتا ہے اظہار حال کا
کر نہیں سکتا کیونکہ قتل کا یقینی جانتا ہے اور غیر فریمیشن جو کچھ حال پالای ادھر ادھر سے دریافت کرکے
بیچارا کہنے لگتا ہے اسکے سبب فریمیشن لوگ دشمن جان ہو جاتے ہین اور تا امکان کسی حیلہ
و بہانہ و دغا و فریب سے اوسکے قتل اور ضرر جان مین دریغ نہین کرتے ہین چنانچہ یہ بھی اپنا
امتحان بچشم دیدہ مولف رسالہ کا لکھا ہے پس اس وہم خیالی کو بزور تاثیر سحر فریمیشن کے
... سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین اس رسالہ قیاسی کی ابتدائے تالیف
تمام لکھنؤ مین ... آیات قرآنی معلوم ہوتی ہے اور سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین اپنا جانا واسطے اسی
تحقیقات ... مین لکھا ہے اور اوسی زمانہ عہد شاہی مین بعد آنے لکھنؤ کے کہ غالباً سنہ [illegible] ہجری
ہون پس ... سنہ [illegible] ہجری سے کہ ابتدائے تالیف تھی ابتک تا حالت تحریر کہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری ماہ
ربیع الاول ہے تیئیس ۲۳ برس کامل گذرتے ہین کہ مولف نے بھی شاید بخوف ضرر رسانی فریمیشنان اپنی رسالہ کے
اظہار اور اعلان مین تیئیس ۲۳ برس تک تامل اور اخفا کیا حالانکہ محض بہ ارادہ افشا یہ سب کوشش
... اسکی تحقیقات مین عمل مین آئی تھی پس اسقدر ضبط اور اخفا ایسے شخص سے محض بتاثیر
... معلوم ہوتا ہے اب جو مشیت ایزدی اسکے اعلان پر مقتضی ہوئی تب من اللہ
مولف کے دل پر یہ وارد ہوا کہ افشا مین صرف ضرر جان ہے اوسکا اللہ نگہبان ہے اور بظاہر
و عمومیت ... انگریزی سے اطمینان ہے بعد اجان کا بہر حال ایکدن جانا مسلم اور نہ کہنے
بمجسم ظلم ... مین ایمان کا جانا یقینی اور جان بوجھ کر ظاہر نکرنا گویا سب بندگان خدا نا واقف کا
و انچہ از تحقیق ہے کہ چاہ اور نابینا کو دیکھنا اور خاموش بیٹھنا گناہ عظیم ہے لہذا اسے افشا کی اخفا کی
رسید و بانقضا ۲۳ برس کے بعد اس مطبع تک نوبت پہونچی و ما علینا الا البلاغ فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی یحق الحق و یبطل الباطل و یثبت الثابت الباقی و یزیل

ستایش مر خدای را که ثابت میکند حق را و محو میگرداند باطل را و بر پا میدارد ثابت باقی را و از جای برد

المتحول الزائل هو الذی الهمنا حجة [illegible] اهل البطلان

جا بودی از جا برنده را اوست که در دل ما انداخت حجت را که غلبه میکنیم بر آن اهل بطلان را

وعلمنا آية نبكت بها اهل الخذلان والعدوان والضلالة والسلام

و آموخت ما را آیت که خاموش میگردانیم بآن صاحبان گمراهی و عداوت را و درود و سلام

على الرسول الذی افحم بسورة البيان من بلغاء بنی عدنان وفصحاء

بر رسولی که خاموش کرد جادوگران بیان از بلیغان اولاد عدنان و فصیحان

قحطان وعلى الذی اتی بالقرآن ونسخ ما القاه الشيطان وادعى

قحطان را و بر کسی که آورد قرآن را و باطل کرد آنرا که تعلیم داد او را شیطان

و [illegible] الذین اتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك

[illegible] آنانی را که پیروی کردند آنچه میخواندند شیاطین [illegible]

وعلى آله الذين هم سراة ذوي الايمان واصحابه الذين هم

و بر آل او که آنان سرداران صاحبان ایمان اند و بر اصحاب او که ایشان

هداة اصحاب الايقان والاتقان

هدایت‌کنندگان اصحاب یقین و استواری اند

اما بعد توان دانست که سر هرگاه از دو کس بلکه از دو لب متجاوز شد شایع شود کما قیل اذا جاوز الاثنين فشاع الخ مگر سر فرمیشن که هزاران کس تعدیه و تجاوز کرده میکنند و هنوز پنهان از غیر فرمیشن مخفی است و مستدرک و تشخیص این سر از قرائن عقل و نقل اگر واقعی هم باشد مفید قطع و یقین نمی تواند شد که مضامین قیاسی را چه اعتبار و کدام نص قطعی صحیح بظاهر درین خصوص دیده نشده که بران حکم قطعی و یقینی کرده آید بر آخر عقل و نقل چنان حکم کرد که این همه تعمیم و تواتر از غیر فرمیشن مخفی ماندن غالب که خالی از سحر نباشد که همان سحر مشهور سکوت بر لبها نهند چون کاتب الحروف در تفتیش و تنقیح این سر از ابتدا نیز از تنقیح عقل و قرائن و آیات و حدیث و تحقیقات بدرجهٔ ثبوت و وثوق رسیده تنقیح و بسط تمام چنان چه رسالهٔ سابق که نقل آن هم به تصدیق و وثوق [illegible] اما که از زبان فرمیشن هم سر آن یافته نشود یا بچشم خود دیده نشود خلجان خاطر نمی رود تا اینکه حسب اتفاق و حکم تقدیر بتاریخ [illegible] شوال ۱۲۹۶ هجری [illegible] کلکته افتاد و آنجا که از بعض واقف‌کاران بینندگان حال و بعض فرمیشن واقعی دریافته و سنجیده شد همه حال واقعی با قیاس و قرائن و تحقیقات خود که پیشتر در فقرهٔ و ملل بحث سر فرمیشن نوشته شده بود مطابق افتاد و به تقدیر هم بمزید تنقیح و تحقیق پس آنچه از شخصی مسلم الثبوت از زمرهٔ عدول و ثقات که فاضل متبحر و مدرس خاص بلکه معاون علمای مدرسهٔ کلکته بود و به حالات و معاملات فرمیشن بچشم خود دیده و تحقیق کرده بود تحقیق و تنقیح و ثبوت پیوست و با نقل نقل هم مطابق افتاد بجنسه بقلم خاص املا و انشای معزی الیه بتوضیح تمام بطور تقریظ در آخر رساله نویسانیده مهر کنانیده شد و آنچه از تحقیقات امین مدرسهٔ کمپنی که هر دو بیدار از ثقات مسلم الثبوت متین و مهذب اند به وثوق رسیده و با عقل و نقل و تحقیقات خود هم مطابق افتاد نیز در آخر رساله بتصحیح تمام شرح داده شد

وآنچه از بیان فرمیسن بتحقیق وتفتیش وتطبیق رسید نیز بعینه وحکایتها واخبار نوشته شد وآخر کار که این بمنزله
کلید این قفل دهان هم بهم رسید و با عقل ونقل و قرینه قیاس هم قریب تر بنظر در آمد نیز در آخر رساله
بجامه سپرده شد غرض که جان سخن اینست که در فرمیسن همه عادات وخصائل حسنه وصفات پسندیده
مثل سخاوت وترحم وحلم وبردباری وصبر وتحمل وسلامت روی ورضا جوئی خلایق ودادرسی
بندگان خدا وراستگوئی وراستبازی ومروت وفتوت وصلاحیت وتهذیب اخلاق تعلیم داده
میشوند همین صفات را آئین ایمان ووسیله نجات تصور میدانند بسبب ظاهر شدن بهر طریق که از شیعه
وسنی وهنود ویهودی ونصاری باشند بدستور همه عادات ظاهری بحال خود باشد مگر فقط ایمان
که مراد از عقاید باطنی است قطعاً زائل میشود مثلاً ایمان وایقان او بر بعث ونشر وجنت
ونار وحساب وکتاب وکتب آسمانی وملائکه وانبیا واخبار انبیا علیهم الصلوة والسلام در دل
نمی ماند وقطعاً زائل ومحو میشود واین را شخص عاقل بخوبی تحقیق [illegible] مثل اینها
پس واش می شنیده که اینهمه برای تخویف محض است کار خانه او تعالی که شمار ندارد وهزاران خلقت
وهزاران عالم پیدا کرده ومی کند وخواهد کرد ومی میراند وخاک میکند وباز عالمی دیگر پیدا میکند و[illegible]
که پس از سالهای دراز باز همان مردگان خاک وخاک [illegible] را بجا بوده تمام زنده
ومبعوث کند ومواخذه ومحاسبه وحدود وقصاص جاری فرماید بلکه در زمانه حیات هنگام وقوع
اعمال خیر وشر جزا وسزا اختیاری ندانسته وکدام مانع بود که بعد نسیاً منسیاً وفنای بحت مدت الم
باز زنده ومواخذه کند از ازل همین کار اوست که هر گونه خلقت پیدا میکند ومی میراند وباز صفت
وعالم دیگر پیدا میکند اینکه در دنیا کسی از رنج وراحت خالی نیست همین مکافات وجزا وسزای
اعمال حسنات وسیئات او در دنیا تمام میشود وباز پس از سالهای دراز چه مواخذه قالوا ءاذا متنا وکنا ترابا و
عظاما ءانا لمبعوثون ونیز حسب مذهب وطریقه سابقه خود عبادت هم بظاهر میکند تا پرده از روی کارش افتد
مگر عقیده باطنی وقول او بجای خود همین است که خدا را از این برخاستن ونشستن وفاقه کردن وبادیه
پیمودن وصدقات گرفتن کناهش صوم وصلوة وحج وزکوة است چه حاصل چه فائده که ذاتش غنی است

همین که با بندگان خدا نیکوئی و رافت کرده شود و بدمعاملگی و فریب و مکر و دغا و دروغگوئی و خیانت و خلف
وعدگی روا ندارد و همه بندگان خدا را از خود راضی و خوشنود دارد همین مایهٔ نجات خود و رضای خالق است
که گفته اند ؎ خواهی که خدای بر تو بخشد * با خلق خدای کن نکوئی * الغرض چون کاتب الحروف حال
چنان دید لاجرم بنابر انتباه مسلمانان ناواقف که اکثر بسبب ناواقفیت محض بنیت استعلام و استدراک
حال فرمیشن دولت ایمان از دست داده فرمیشن شده بدستور مهر سکوت بر لبها میزنند بتسطیر
این سطری چند مبادرت کرد تا نشود که از لاعلمی ها درین بلا افتاده دولت ایمان از دست دهند غرض
که مثل گمراهی مخنثان باید دانست که هر که لقمهٔ زنان خورد قلب ماهیتش و تشکلهم و منهم گردید فهم من فهم

مقدمه در اصل حقیقت و بنای فرمیشن

چون لفظ فرمیشن لغت انگریزی است لاجرم صحت لفظ و معنی لفظی از ارباب آن توان دریافت و آنچه
بتحقیق واقعی معلوم شد بجای خود بجامه سپرده شد نوعیکه تا بفهم مردم بر زبانها است همان لفظ
تعبیر کرده از اصل حقیقتش و ماهیتش آنچه معلوم شده است نوشتن ضرور افتاد تا بندگان خدا
از ناواقفیها مبتلا نشوند زیرا که بسبب مخفی بودن این معما اکثر ناواقفان ناعاقبت اندیش اول
محض بنیت استدراک حقیقت حال فرمیشن میشوند بعده اگرچه بر رموز آن نمی رسند بدین
جهت دیگران را هم بنابر ادراک سر آن و کشف این معما تمنای استدراک آن بی اختیار جوش میزند
تا اینکه همین تعطش و بی اختیاری این مرض متعدی شده یوماً فیوماً ترقی پذیرفت و عالمی مبتلا شد
و میشود و شیطان را دام قوی برای گرفتاری مردمان بدست آمد و عجیب چند قانون درین مرض
متعدی لازم گرفته اند که انسان را در اختیار کردنش دقت و دشواری نمی شود بلکه شغف و اهتمام
می افزاید اول ابتدای شغف همان استدراک حقیقت حالش می باشد دوم چون دیدند که بر هیچ
مذهب از مومن و کافر و یهود و نصاری و غیرهم موقوف نبوده است و هر که باشد بر وی بالان است
و در احکام اصل مذهبش ظاهراً فرقی و فتوری راه نمی یابد لهذا بسیار بر دلها سهل شده است سوم فواید دینوی
هم درین واثق تر میدانند که یک دیگری همجنس خود را هیچگاه محتاج نتوانند دید چهارم در بدحال و مصیبت

وضرورت از جان ومال ومجاهدات روحی وجسمی شریک ومعین یکدیگر میباشند بخلاف دیگر مذاهب وفرق
که در دوستان وبرادران باهم جنگ است بلکه هیچ الفت نه برادر به برادر دارد نه هیچ مهری به پدر را
به پسری بلکه همه غرضی که بدین وتیره طمع این مرض عام شایع وذائع شده وتعدیه میکند لهذا حقیقت
حالش نوشتن واجب آمد تا کسانیکه محض بنا براه اکمال فرمیشن میشوند یعنی فرمیشن شدن حقیقتش
دریافته محض سکوت بهم رسانیده باز مانند وکسانیکه بدیگر وجه اختیار میکنند نیز از قبایح آن آگاه شده
گمراه نشوند فایده وبعد تحقیقات واقعی آخرکار معلوم شد که اکثر اهل کتاب را فرمیشن میکنند یهود را نمیکنند
که خود کتاب وایمان ومذهبی ندارند وعلت غائی از فرمیشن کردن سلب ایمان است این خود در یهود
حاصل پس اولاً یک نکته بگوش دل خاطر نشین باید کرد تا اصل مدعا بآسانی بر خاطر نشیند وآن اینکه
اگر بالفرض کسی معاملات فرمیشن را بچشم دیده بیان هم کند که چنین وچنان حرکات ومعاملات میکنند
وعجایبات می نمایند ازین بیان هم اصل ماهیت وکیفیت آن معلوم نمی شود مثلاً اگر کسی ساعت
انگریزی را دیده بیان کند که هر یک گھنٹه چنان آواز میدهد وبر نصف وربع چنین آواز می آید وحساب
روز ووقت وماه وطلوع وغروب هلال چنان معلوم میشود وآواز باجه ارگن همچو می آید واینهمه حرکات نمایان که بدیده ظاهر
مرئی میشوند هر یک تواند دید وتواند گفت مگر از چنین بیان کنه ماهیتش دریافت نمی تواند شد که کدام سبب
واقع میشود که اینهمه حرکات مختلفه در شئ واحد درست وصحیح ظاهر میشوند وهیچ یکی فرق والتباسی واقع نمی شود
پس همین نمط اگر کسی حال فرمیشن هم بچشم دیده همه حرکات وسکنات آنجا بیان کرد از آن سامع را صحت
سکوت وادراک ماهیتش نمیشود تا که لم وماهیتش معلوم نکنم از بیان چنین معاملات ظاهری مرئی چه چیز
که مدعا از ادراک اصل حقیقت است نه معاملات ظاهری چه جا که اینقدر هم کسی نمی گوید وحرکات ظاهری
هم بیان نمیکنند پس کدام سبب است که مهر سکوت بر لبهاست حال آنکه طبیعت انسانی به بیان عجایبات
که بچشم دیده باشد بی اختیار ومجبول میباشد خصوصاً سترکه خواص را هم تاب ضبط وحفظ آن کمتر میباشد
چه جا که عوام مگر این مقدمه فرمیشن که هزاران فضول سبک وضع ناحفاظ بیشرم که یک لحظه اخفای سخنی از ایشان
ممکن نمیباشد وهم محض بنیت اظهار وافشای راز فرمیشن میشوند باز چه ممکن است که کنایه هم بزبان آرند کجا

هم رود ع آن را که خبر شد خبرش باز نیامد پس این کنه نیز دریافتنی است که باعث اینقدر کف لسان
و اخفای شدید چه می شود که با همه تعمیم هنوز مخفی است بخلاف دگر اسرار که هرگاه از شفتین متجاوز
شدند ممکن نیست که مخفی مانند السر اذا جاوز الاثنین فشا و نیز علت خفای مصلحت شان در اینقدر
ستر و کتمان شده دریافتنی است که در اخفای این چه مصلحت دیده اند لاجرم هم اصل ماهیتش دانستن
مقدم آمد گو حرکات و معاملات ظاهری که از تمرها عبارت است کما هو معلوم نشود که ادراک آن موقوف
بر فرمیسن شدن است اعوذ بالله من ذلک پس اصل حقیقتش چنان نوشتن می باید که از روی
عقل بخاطر نشیند و وجدان صحیح هم قبول کند و گنجایش شبهه و احتمال کذب هم باقی نماند و چون همچو
امور فقط قیاسی گو قریب العقل هم باشند معتبر نمی باشند لهذا النص قطعی هم ضرور می باید تا هیچگونه
عقلاً و نقلاً گنجایش اشتباه و احتمالات باقی نماند و بجز وثوق چاره نباشد والله ولی التوفیق

فصل در بیان اصل ماهیت و حقیقت فرمیسن و دگر حالات ما یتعلق بها

اول باید دانست که چنین امر خفایا بیچاره است که از مسائل ... جاری در نهر و بر ... که اصل بوده باشد
که اکثر علمای سلیم الرای هم درین مبتلا بوده اند لاجرم اصلی داشته باشد که عقلا بهمان شبهه مغالطه خورده اختیار
میکنند و عیب را بصورت هنر دیده فریب می خورند و من هم جهد و تحقیقات اصل ماهیت این بوده ام که از ادراک
معاملات و حرکات ظاهری که آنهم کسی بیان نمیکند کاری نمیگشاید چون بنگ در نگریستم و تحقیقات کردم
و دیدم که عقلی و روایات سماعی تطبیق دادم اصل وجود هم تفسیر این بشرح و بسط تمام در مصحف عزیز یافتم و بمزید
احتیاط بر اینقدر هم بس نکرده اکثر تفاسیر خصوصاً تفسیر فتح العزیز تلاش کرده دیدم و غور کرده با مضامین
سماعی موازنه کردم مطابق بر آمد و دل هم بر واقعیت آن قرار گرفت که البته چنین بوده باشد و آنچه شنیده ام
و تحقیقات کردم و بعقل و فکر سنجیدم بعینه همه تصریح بیّن صاف صاف در مصحف عزیز دیدم که لا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین لاجرم بران وثوق کامل کرده اصل کنهش بی اندیشه شبهه جرات تحریر کردم که خالی از
نفع عام نبوده است بلیت اگر بگوییم که نا گفتنی است و اگر خاموش نشینیم گناه است و آن اینکه فتنه حضرت سلیمان
علیه السلام خود ثابت است و نیز واقعی که بعد فتنه آنحضرت دیوی انگشتری آنحضرت را ربوده دعوی سلیمانی کرده بصورت

حضرت سلیمان بر آمده بر جن و انس و دیگر حیوانات مسلط شد کما قال عز و جل ولقد فتنا سلیمان و القینا علی کرسیه جسدا ثم اناب و تصریح این حکایت در تفسیر جلالین واضح تر است من اراد الاطلاع علیه فلیرجع الیه

وازانجا که جن خود از زمرۂ شیاطین اند کما قال وکان من الجن چه جای که دیگر اخوان الشیاطین هم بحکم جنسیت باور ساخته باشند پس دیوان و شیاطین در چنان حال راه باطل و کفر را در لباس اسلام و هدایت بمردمان لا علم تعلیم می نمودند آنها را شنیده اینکه از زبان حضرت سلیمان می شنویم چگونه ایمان نیاریم و باور نکنیم آن راه ضلالت را عین هدایت دانسته بعقیدت تمام اختیار میکردند تا اینکه بمرور دهور آن عقیدۂ فاسد سینه بسینه متمادی شده بصورت کذائی جلوه ظهور گرفت که نامش فرمشن کردند مگر در کفر و ضلالت این شبهه نیست و کسانی که نسبت بحضرت سلیمان می کنند یا دانسته برای مغالطه دیگر فتاری دیگران تجاهل می نمایند یا خود غافل و گمراه و فریب خورده اند چنانچه او تعالی بتصریح واقعی میفرماید و اتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر ازین صاف و صریح هویداست که نسبت کفر بطرف آنحضرت بیجاست مگر شیاطین که بجای آنحضرت نشسته کار خود میکردند کافر شدند وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا ازان باز که آنحضرت بحکم تم اناب بعد توبه والی سلطنت خود بحال و متصرف شدند آن همه شیاطین مخوفی را در سلاسل و اغلال و عذابات شدید مبتلا نمودند کما قال عز و جل والشیاطین کل بناء و غواص و آخرین مقرنین فی الاصفاد الی اخرها کما اصل غرض ازین زینت جاهست و تکفیر نفس هم همین جا ثابت چون شیاطین احتمال داشتند که شاید کسی باصل کار پی برد و دیگران را متنبه کرده باز دارد یا باز آنحضرت سلیمان علیه السلام بجای خود متمکن شده از عقائد و حرکات و عادات آنها آگاه شده تدارک فرمایند کما وقع لهذا ستر و کتمان ضرور دانسته در حرکات و عادات و عبادات ظاهری فرق نکردند تا پرده از روی کار بر نیفتد چنانچه هنوز همان ضوابط و شرایع و جاری ست و نیز بخیال آن که انسان در بیان عجائبات بی اختیار و مجبول است و حفظ راز از و دشوار لاجرم هم قطع نظر از تهدید و تخویف بسیار سحری بر او مسلط کردند که بسبب آن قدرت نطق اظهار آن از زبان خودش ممکن نباشد کما قال الله تعالی و یعلمون الناس السحر و کثرة قامات

بچاه بابل رفته از هاروت و ماروت جادو کرده مسلط میکردند حال آنکه آن فرشتگان نمی آموختند و اول در تعلیم
آن عذر و انکار بسیار میکردند و آگاهی مینمودند که محض کفر است و مایان در فتنه و بلا بوده ایم شما نیاموزید
و کافر نشوید کما قال عز و جل وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا
إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ مردم شیاطین الجن و الانس نمی شنیدند و نمی فهمیدند و باصرار تمام می آموختند
ناچار تعلیم میکردند حال آنکه سحر ضرر و کفر صریح هیچ فائده آنها نبود کما قال عز و جل وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ
وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ و اگر آن مردمان نمی آموختند
و ایمان بخدا آورده پرهیز میکردند در حق آنها اولی تر بود کما قال عز و جل وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ
تفصیل این قصه در تفسیر فتح العزیز بشرح و بسط تمام موجود است من اراد الاطلاع
علیه فلیرجع الیه بچاه بابل زنی باصرار و مبالغه تمام بر سر آن چاه رفته که آموخت دید که سواری مسلح و مکمل از چاه
برآمده چون برق و باد بر آسمان رفت بآن زن گفتند که تو در سحر حاذق شدی و آن سوار که بر آسمان رفت ایمان
تو بود که از تو جدا شد وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ از همین زهره مراد است ازین جهت که در زمره
زنان اکثر ساحره شنیده می شوند و در مردان کمتر و همین نمط مردی باصرار تمام برای آموختن آن رفت
از وهم بعد عذر و ممانعت بسیار عهد گرفتند که نام خدا هرگز بر زبان نیاری باقی هرچه خواهی اختیار داری
چون هدایت غیبی رهنمون او شد که در هر مقام و هر درجه کلمه لا اله الا الله از زبانش بر آمد
آن صورت سحر باطل شد و آن کس از عنایت الٰهی با ایمان برآمده بسلامتی ایمان خود شکرها
کرد و همین که واردات آنجا بپادشاه عصر گفت سلطان وقت بسیار از بسیار تعظیم و تکریم او کوشید
و مقرر ... داشت تفصیل این هر دو حکایت در تفسیر مذکور است وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ
مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ از هیچ کسان مراد است الآن که بسبب هیچ معاملات خوف فنا
یقینی بود لاجرم بر فقط تحذیر و تخویف اکتفا نکرده مسحور نموده کدام شیطان خبیث را هم بر و مسلط
میکنند که همه شیاطین از ابتدا همین کار مصروف و بانی بوده اند و آن سحر که نامش در زمانه
فرنگستان کرده اند همان شیطان مسلط را معبود مبرحق و دوست و حاضر و ناظر دانسته چراغ

راه هدایت که این ضلالت است دانسته نجو فیا او بر زبان آورد و دن نمی تواند گو سبک وضع فضول
هم باشد که نجو ضرجان همه راست و هم اشمعنی صاف و صریح از نص قطعی ثابت است که لا تطیعوا
ولا یلبس الانی کتاب مبین کما قال عز وجل ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له
قرین و هم صریح است که آن فرمشن با همه ضلالت خود را براه هدایت میدانند کما قال عز وجل وانهم
لیصدونهم عن السبیل و یحسبون انهم مهتدون و عاقبت کار شیاطین
بر آنها مسلط شده و بر ... نیز از کلام الهی پیداست کما قال عز وجل حتی اذا جاءنا قال یا لیت بینی و بینک بعد
المشرقین فبئس القرین الغرض تسلط شیطان و مجبور و گمراه بودن فرمشن که به نص قطعی ثابت شد
اکنون بدلیل عقلی تطبیق باید داد که با مردم هر چند برادر حقیقی و دوست و رشته دار و قریب و هم مذهب
باشیم مگر چون بعد انقراض و هر یکدیگر را نمی بینیم هرگز نمی شناسیم بخلاف فرمشن که اگر در شهر وارد
یا از عقب دیوار گذرد یا در مجمع هزارها یک کس فرمشن باشد یا در محل نیز از دور گذرد فوراً فرمشن
دیگر را خبر می شود بقدر امکان کفایت یکدیگر میکنند پس اگر شیطان هر دم مسلط و مخبر نیست
عالم الغیب بوده اند که حال همه گرگشت می شود و چه عجب که همین همزاد آنها مسلط و مخبر بوده باشد
و همین پشت و تسلط او باعث اخفا بوده باشد والا از سبک و نعان بازاری اینقدر حفظ اسرار یعنی
چه و یک دلیل عقلی هم باید این همه اخفا باید بشنید که کسی در همی و بلائی اگر مبتلا می شود نجو اند که دیگران
هم شریک و همدرد من شود و تا امر اعیب نکنند از این هست که قبایح و معاملات فرمشن را هیچ گونه ظاهر نمیکنند
تا کسی متوحش و متنبه شده از این دام بر نجهد و ما را عیب نکنند و قطع نظر از این هر دو دلائل نقلی و عقلی هم
خوف صریح است که اگر بزبان خواهم آورد فرمشنان دیگر مرا میکشند پس این خوف نگاهان از خوف شیطان مسلط
غالب و صریح است چنانچه یکی از علما سید التبوت مرد ثقه با وضع جامع علوم و مهذب و نیز از محض باین نیت
که حال فرمشن دریافته شایع و ذایع کنم و کتابی ترتیب دهم که مردمان چه بایی حاشی با همیشه دریافته اخطر
قصد دیدن فرمشن کرد و همه مناسکات و مقدمات و شروط سهمه آن طی نمود و داخل بخانه که فرمشن گاه
گردید همین که بدرجه اول رسید و ارباب آن چیزی بزبان خواندن آغاز کردند از دل ایحظ و هیبت ایمان

گم شدن گرفت و هیچ مضامین بر خاطرش نقش بستن شروع شد که اینهمه حساب و کتاب و بعث و نشر
دوزخ و بهشت وغیره از حکایت و قصص و مغلطه عام بیش نبوده است وما هي إلا حياتنا الدنيا نموت
ونحيى تا اینکه همین خیالات و شک و یقین قریب بدرجه دوم رسیده بود و هم این خیالات فاسده را
قوت شروع شد و اینهم بدلش نقش بستن شروع شد که خالق ما و افعال ما همان خلاق مطلق است
هر چه بکنیم مشیت اوست والله خلقكم وما تعملون او را از سوختن من چه حاصل و از عبادت من
چه غرض و از گناه من چه ضرر القصه چون هیچ خیالات را ساعت بساعت قوت آغاز شد که ناگاه
اعانت الهی دستش گرفت و من الله آثار يهدي من يشاء الى صراط مستقيم مؤید گردید که آن کس
فهمید و متاثر شد و کلمه لا حول و استغفار خود بخود از زبانش برآمد که معلم ردیف او متغیر شده بخنده و خبر تمام
گفت که این چه بیگانگی اندکی سکوت و ضبط کرد و بیشتر بیا که اینهمه شبهات باطله خود بخود از دل تو محو خواهند شد
و اهوال قیامت وغیره باطل خواهی دانست آن مومن این حرف شنیده زیاده تر متاثر شد و بحجت
و تکرار پیوسته قصد معاودت کرد معلم که همراه بود تخویف و تفهیم و ترغیب از معاودت باز نشد آخر بحکم مگر برای
آن مومن که حکم ان عبادي ليس لك عليهم سلطان ناطق و معاون بود بهر نمط خود را بدر زده بمقام و اقامت
خود رسید و السلام رسانید و هیچ مضمون هدایت غیبی خود از قصه ما سبق و عقیده ما بدوم نصوص قطعیه
ثابت که من يهدي الله فلا مضل له تا اینکه آن مومن پاک این حکایت در محفلی بسبیل تذکره نقل کرد که اکثر حضرات
حاضر الوقت بوده پرسیده شد که دیگر حالات آنچه دیده بودی گفت اول هم در بدر آمدن از آن مکان همه
از خاطرم محو شد و هم آنچه در آن مکان دیده بودم تمام آن اشیا چه دانم که بیان نمایم و نه درین عالم مثال
صورت مثالی آن عجائبات بنظر می آید که بآن تمثیل کرده نشان دهم و نه در آن مدت قلیل مارا از مطالعه
نفس و مجادله شک و یقین اینقدر مهلت شد که آن عجائبات را بغور دیده و شناخته بحافظه می سپردیم مگر
آن که یضيق و يثبت قلبي عاقله رفت یاد دارم و بیان هم کردم که هر دوم عقائد اسلام و ایمان در دلم باطل و ضعیف و مدتیکه کفر
و انکار قوی تر می شد که تائید غیبی دستم گرفت فقط اتفاقا در آن صحبت شخصی عزیز و امیری رتبه مسلمان صحیح نشسته بود
آن کس هم قریشی بود و آن مومن پاک ظهر این حکایت خبر داشت که این کس فریقین سیاست آورده از انها بقدر حکایت

احتمال دیگر داشت تا اینکه آن فریشن ساعی در پی جان وافشای آن مومن بیگناه شد و آن مومن ناچار ترک دیار
چاره نماند ناگزیر آن بیچاره چندی به دیار دیگر رفته بانتظار قدرت الهی نشست آخر بحکم قدرت الهی چند
روز آن فریشن خود از جهان گذشت و آن مومن با خدا بدستور در دیار آمده هنوز بر سر کار و معزز و زنده
و خوش و خرم ست والله متم نوره ولو کره المشرکون وکاتب حروف از نام هر دو واقف و شناسا ست
مگر بزبان خامه سپردن خلاف احتیاط میداند و بهمین احتیاط نام خود هم درین رساله ظاهر نکرد و فقط بعبرت
محض برای اطلاع و انتباه و اوقفان این حرفی چند بخامه سپرده شد تا از لاعلمی فریب نخورند و کافر نشوند
الدعا که تاثیر سحر ثابت و تحقیق ببداهت و درایت رسیده نمی بینی که اکثر رهزنان چیزی از سحر بمسافرین میخورانند
فوراً آن مسافر محکوم آنها میشود که همه مال و متاع خود نهاده بحکم رهزنان بچاه افتادن و جان دادن مستعد
می شوند و مشهور ست که مخنثان چیزی از سحر می خورانند که اگر رستم وقت هم باشد به تخنیث و عادات مخنثان
بی اختیار و مجبول می شود پس اگر فریشن هم بزور سحر در اخفای حالش مجبول باشد چه بعید که از نص قطعی هم
سحر ثابت ست کما ذکرته آنفا مگر اینهم بی شبهه ست که موثر حقیقی بران هم قادر مطلق ست هر کرا خواهد
از ضرر آن محفوظ دارد و اضرار هم بمشیت اوست که حکایات ماسبق برین شاهدین عادلین اند و نفع
و ضررش باختیار اوست کما قال وما هم بضارین به من احد الا باذن الله اکنون باید دانست که برای
نوع بشر هیچ دولتی و نعمتی به از ایمان نیست مال تصدق جان و جان فدای ایمان ست و هیچ عبادت
و عمل بدون ایمان مفید نیست و شیطان محض دشمن و خواهان ایمان ست هر عمل صالح و عبادت که خواهی
کرده باشی شیطان را با آن پروائی نیست مثلاً اگر کسی همه تن محو عبادات و زهد و تقوی قائم اللیل و صائم النهار
باشد و در عقیده اش شبهه باشد که آیا خدا ایک ست یا معاذ الله دو و تر از آن همه عین ضلالت ست و در شرک
همه عادات و عبادات بیقدر می باشد بلکه حلم و رحم و دوستی خلق و تهذیب زیاده می افزاید فقط عقیده و ایمان
باطل میشود و مطلب شیطان درهمین است و هرگاه انسان از خدا و ذکر خدا رو گردانید تسلط و قبضه شیطان
برو واجب شد کما قال ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین پس یقین شد بوجود سحر
و کافر بودن فریشن و تسلط شیطان برو بدلائل عقلی و نقلی و بداهت و درایت ثابت و همین قدر

انتباه و اطلاع برای حفظ ایمان مومن را کافی است تا متنبه شده مبتلا نشود تا اینجا نوشته بودم که اتفاقاً با شخصی فریمیشن ملاقات شد بعد گرمی چند صحبت ناواقفانه بسبیل حکایت پرسیده شده که این فریمیشن را چه حاصل ست او هم ما را راغب دانسته با استحسان تمام بیان کرد که فری بزبان عبرانی آزاد را گویند و میشن بهمان زبان معمار را می گویند که مجموعهٔ این فریمیشن شد و از کثرت استعمال بر زبان عوام فریمیشن جاری ست پس آن معماران که در زمانهٔ حضرت سلیمان علیه السلام بکار عمارت بیت المقدس مصروف بودند بجلدوی آن خدمت از عبادات و ریاضات شاقه که دران عهد مرسوم بود معاف بوده از مواخذات اخروی و عذاب دوزخ آزاد می شدند و خود را از همه محاسبه و مواخذه مستغنی و بری میدانستند که ترجمهٔ این لفظ معمار آزاد ست پس هر که درین زمره داخل شود گویا از بازخواست اخروی آزاد و بری ست فقط این مضمون و عقیده اش که خود را با همه کفر و ضلالت بری از مواخذهٔ اخروی میداند زیاده بشان نزول این آیه توثیق می بخشد که خاص در شان همچو کسان نازل شده است وانهم لیصدونهم عن السبیل ویحسبون انهم مهتدون چون این حکایت از زبان او شنیدم بر تکفیر و فساد عقیدهٔ فریمیشن واثق تر شدم و آنچه عقلاً و نقلاً و بداهتاً نوشته ام با آن ترتیب قریب مطابق تر یافتم و هیچ گونه شبهه در تکفیر آن باقی نماند که همین مضمون خاص از آیهٔ کلام الله ثابت ست کما قال عزّ و جل والشیاطین کل بناء و غواص چه عجب که بناء و غواص از همان معماران آزاد مراد گرفته باشند بهرحال گمراه بودن آنها هم ثابت که آنحضرت بعد تسلط خود آنها را بسلاسل و اغلال مقید و محبوس کرد کما قال الله تعالی و آخرین مقرنین فی الاصفاد پس درین صورت بفرض تسلیم این قول کفر آنها بدین نص ثابت شد لاجرم احتیاط واجب بعد ازین زو تری در کتاب تحفة الصفا قصهٔ فتنه سلیمان علیه السلام بنظرم در آمد مضمونش بعینه معین و مطابق همین مضمون ست گو بصراحت لفظ فریمیشن شهرت نیست که تا آن زمان این قدر بحد افراط نرسیده بود و باین لقب شایع و ذایع نشده باشد و در همین مقام این حدیث نبوی معین قول ما نحن فیه در کتاب مذکور دیده شد که بجامه سپرده می شود قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم سیخرج فی آخر الزمان شیاطین اوثقهم سلیمان ابن داود فی البحر یجالسونکم فی مجالسکم

و یعلمونکم سنن دینکم فلا تقبلوا منهم فانظروا فیه که بقول نبی صلی الله علیه وسلم معاملهٔ فرمیشن درین زمانه
آخر بعینه مطابق مضمون این حدیث ست پس احتیاط شرط است که محض بنابر انتباه و بدین تصریح
بنجامه سپرده شد تا ابنای جنس مغلطه و فریب نخورند بیت اگر بینم که نابینا و چاه است *
وگر خاموش بنشینم گناه است * وما علینا الا البلاغ المبین

انچه بعد رسیدن کلکته از شخص ثقه واقف حال مسلم الثبوت بثبوت و تنقیح پیوست بنجامه سپرده میشود

تا اینجا حال فرمیشن انچه عقلاً و نقلاً دیده و شنیده و سنجیده و تحقیق و تنقیح کرده بودم بدلائل اصحه
بنجامه سپردم و بروز تقریر تا امکان ثابت هم کردم مگر تاهم تا که از زبان فرمیشن نشنوم
یا بچشم نه بینم چنان خاطر نمی رفت و اطمینان واقعی نمیشد تا اینکه رفته رفته در سنه ۱۲۶۹ هجری بحکم تقدیر
به کلکته رسیدم و با کثر صاحبان و ارباب و عمائد آنجا گرم برخوردم تا اینکه با مدرس مدرسه و صاحب مهتمم
آنجا نیز ملاقات شد و صحبت گرم شد روزی بر سبیل تذکره که ذکر فرمیشن بمیان آمد امین مدرسه
که خود دیده و محفوظ مانده و از ما شنیده مهتمم آنجا بخوبی دریافته بود همه حال مفصل بیان فرمود حتی که برای بردن
کاتب هم بملاقات ما شتر آنجا و نمودن همه سامان آنجا مستعد شد چون اصل مطلب کاتب تحقیق حال بود
نه رفتن آنجا که از پیشتر منکر دکاره بودم و برای دریافت حال باز چنین کس کجا هم میرسید اند استدراک
حال از همان امین مدرسه که مرد ثقه و مهذب و فاضل و دیندار خاندانی بود ادلی نمود بتاریخ هفتم
ذیقعده سنه ۱۲۶۹ هجری یوم شنبه مطابق ۱۳ اگست سنه ۱۸۵۳ عیسوی بین العصر و المغرب که نوبت
استفسار رسید چنان وا نمودند که چند مکان درجه بدرجه بصورت ویران مهیب هستند که هر پنج
درجه منتهی بوده اند و هر درجه یکی از دیگری مهیب تر و پریشان تر و بقدر وقت مغرب تا یک درجه اول
بسیار پاپوشهای کهنه و بوسیده چرمی کثیف جابجا متفرق افتاده اند و مکان وحشتناک
بجهة رفتن دران درجه شرط اول همین میکنند که زنهار زنهار نام خدا و ذکر خدا و عقیدهٔ خدا و تصور خدا
نادیده کن عقیدهٔ محمدی است بخاطر نباید گذرانید بلکه معنی محمدی گیرند و هم از تاثیرات آن مکان سستی
که عقیدهٔ خدا خود بخود از دل زائل می شود و عقل آن مقام برا پایان آرند بخدا است نادیده

نسبت حمق و سفاهت میکنند و این هم غالب که از تاثیر سحر باشد که نام آن بمکان جادوگھر مشهور است
و در درجه دیگر که نوبت رسید چه دیده شد که استخوانهای بوسیده مردگان و کاسه‌های سر
و بعض جا جسدهای خشک مردگان متفرق پریشان افتاده اند که خوف می آید این مقام از اول مهیب
و وحشت ناک تر و فراموش کنندهٔ نام و ذکر و یاد خدا بود در این مقام زیاده تر طبیعت را
لغزش میشد که هرچه هست همین است نام خدا و رسول از تخویف و تحذیر حمقا بیش نیست هرگاه نوبت
بدرجه سوم رسید آنجا کثافت بدستور و هیبت و ویرانگی زیاده تر و اکثر آوازهای مهیب که الفاظ آن
بادراک نمی آید نیز بگوش میخورد و در وسط آن مکان یک چوکی کثیف نهاده است در آن حال که از شخص همراه
پرسیده شد که آخر مآل ازین چیست گفت که خاموش خاموش دم مزن هرگاه بران چوکی پا خواهی نهاد
فریمیشن خواهی شد و همه حال بر تو ناگفته منکشف خواهد شد که بگفتن نمی آید آثار وجدانی است که دل در می یابد
فقط مظهر میگوید که در آن وقت دلم خود بخود متزلزل شد و قدم پیش نه افتاد و لاحول بر زبانم بلا خواست گذشت
که آن صورت متغیر شد و آوازهای مهیب مختلف بگوش خورد تا اینکه قدم پس کشیده بهر نمط خود را بدر زدم
خداوند حقیقی از فضل خودم محفوظ داشت باز پرسیده شد که آخر چیزی بگوش شنیده شد که چه میشود
و چه میکنند گفت بزور سحر خبائث متشکل شده می ترسانند و مطیع خود میکنند تا اینکه چنان بر دل می نشیند
که هرچه هست همین خبیث است که بچشم دیده شد خدای نادیده را چه اعتبار و این هم بر دل مستولی میشود
که اگر گاهی حرفی ازین اسرار حقه بر زبان خواهد آمد این شکل مهیب که معاذ الله حاضر و ناظر و توانا ست
فوراً خواهد کشت فقط باری الحمد لله که آنچه عقلاً و نقلاً بقیاس و قرینه و دلائل واضحه نوشته بودم قریب
قریب همان مضمون بر آمد و عقیده بر بطلان این عقیده و اثبات سحر قوی تر شد و صحت سکوت حاصل
شده خلجان و شبهه که بخاطر بود بوثوق بدل شد و این هم همان مظهر بیان میکرد که هر که فریمیشن میشود اول باو
منع می کنند و می فهمانند چون هیچگونه ممتنع نمیشود و مرتبه اصرار و تقلید او از حد میگذرد آنرا ناگزیر در آن
سحرخانه برده فریمیشن می کنند و همین حال کاتب هم قرینهٔ بنص قرآنی بیشتر نوشته است که اول
اسیران چاه بابل آموزندهٔ سحر را منع و تحذیر می کنند کما قال الله تعالی و ما یعلمان من احد

حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر اکنون در این جا هم همان سنت عمل میکنند و نیز همان مظهر میگفت که هر که
فریمیشن میشود بقدر رسائی و مرتبهٔ او او را خدمت و عهده هم در آن خانه می بخشند بعض را خدمت جاروب کشی
و بعض را فراشی و بعض را سکاندار می و بعض را دارو غگی و بعض را پاسبانی و بعض را تحویلداری و بعض را
منشی گری و دیوانی قس علی هذا هر فریمیشن را یک خدمت هم شرط است چنانچه یکی از آشنایان کاتب را
نشان داد که با صرار تمام بر قدم افتاده فریمیشن گردیده خدمت مجاوری یافت چون دریافته شد بیان
واقعی بود و خودش هم اعتراف و تصدیق نمود مضمونیکه از زبان خاص فریمیشن بالمشافه شنیده شد
و صورت صحبت و گفتگوئیکه با فریمیشن بمیان آمد بعینه بود بجامه سپرده شد تا اینجا حال فریمیشن نوشته
بد نسبت خود ختم کرده بودم که تا امکان هیچ دقیقهٔ از تنقیح باقی نمانده است که اتفاقاً همین فریمیشن هم وطن
کاتب که نهایت یاری و بی تکلف بود بتاریخ بست و هشتم ذیحجه سنه ۱۳۱۱ هجری یوم یکشنبه که تعطیل انگریزی بود
وقت ظهر بمکان فرودگاه کاتب بمقام کلکته وارد شد همین کتاب ظهیر الایمان که پیش نظر نهاده بود کشاده
گردان میدید و اوراق میگردانید تا اینکه بمقام فریمیشن رسید کاتب ترسید که کار بیجا رسانده باری مجلاً دیده گفت
که این چه مهملات بیهوده و خرافات نوشته گفته شد که تا کرامتش بیاید صاف و راست راست بیان نمی کنی
نخواهی گفت همین هجو و معائب و قبائح فریمیشن خواهم نوشت که همین نگفته ای این قدر پرده کردن هیچ و قبیح
بودنش دلیل کافی است که در اخفای هنر و محاسن این قدر غلو و اهتمام نمی باشد گفت که این اسرار روحانی و وجدانی
مثل اسرار تصوف بوده اند که بفهم و بیان در نمی آید مثلاً کسی اگر در سماع حالت وجد رود بعد افاقه اش کیفیت آن چگونه
بزبان بیان ادا تواند کرد گفتم که آن کیفیت وجدانی نمی پرسم مگر کیفیت صورت مجلس سماع که صاحب وجد هم بعد افاقه
بیان تواند کرد همان را می پرسم که چه معاملات ظاهر هنگام فریمیشن کردن می کنند گفت که از قبیل
مسند و شهادت و تابوت سکینه اسرار معرفت بوده اند که به بیان در نمی آید گفته شد که کیفیت ظاهری
آن هم [illegible] که دریافته و تحقیق رسانیده اند ارباب سیر و تواریخ بتصریح نوشته اند مثل فریمیشن که
با [illegible] حرف و کنایه بزبان نمی آرند از این صاف پیداست که خالی از عیب و سلب ایمان نبوده است
احتراز [illegible] باقی [illegible] الجمله متاثر شده بر هر حرف آمد و گفت که این اسرار معرفت و رضا

حضرت داود علیه السلام صورت گرفته بود که حضرت سلیمان بن داود علیهما السلام این را بآئین بهین
رونق و ترتیب داده در بیت المقدس جلوه داد از ان باز سینه بسینه جاریست عقلای فرنگ از همانجا استخراج
و استنباط کرده رونق داده اند و کیفیات وجدانی آن بدون دیدن و فریمیشن شدن معلوم نمیتوانند شد
که وجدانیست نه بیانی الحمد لله چون آن فریمیشن سخن بدینجا رسانید تشخیص عقلی کاتب بمنزل تصدیق
و بمقام توثیق رسید و هیچ مقام شبهه و تامل و تردد باقی نماند درینکه این همان شعبهٔ فتنهٔ سلیمان است
که دیو و شیاطین بجای آنحضرت قرار گرفته عالمی را از نام آنحضرت گمراه کردند که او تعالی خود برای برائت آن حضرت
و انتباه بندگان خود صاف تصریح فرموده است واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان وما کفر
سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر باقی حال تفصیلی خود عقلاً و نقلاً و قیاساً پیشتر ازین
بالا بتصریح تمام نوشته ام که اکنون بعنایت الهی بعینه مطابق آن بتصدیق و تحقیق و توثیق رسید و هیچ مقام
شک باقی نماند بعد ازین که بسبب اطلاع و آگاهی فریمیشن از حال فریمیشن دیگر رسیده شد که یک فریمیشن
تازه عقب دیوار خواه در شهر در آید فریمیشن دیگر را چگونه خبر می شود هر چند گاهی صوت آشنائی همدگر نباشند
مگر فوراً بمجرد دیدن مرکب خواه جهاز خواه محل از دور در می یابند که درین مرکب فریمیشن است اگر گفته شود
که از علامت معین می شناسند لا نسلم اول از بعد بعید علامت چگونه محسوس تواند شد دوم عقب دیوار
یا بعد مکانی بی دیدن صورت مرکب چگونه علامت معلوم می شود که درین شهر فریمیشن آمده است این چه
سبب است که بچه هم پسر خود را بعد امتداد مدت دراز با وجود دیدن صورت هم از قریب نمی شناسد بجواب
گفت که انهم از همان اشراق است که صوفیه این را کشف نام نهاده اند فقط پس انهم بواقعی ثابت شد
که این اخبار و اطلاع هم بی شبهه از طرف همان شیطان مسلط است که بالا بتصریح تمام شرح داده شد و قرآن
مجید هم ازان خبر میدهد که نقیض له شیطانا فهو له قرین والا اگر از کشف یا اشراق بودی دیگر اخبار غیبیه هم
می بایست که معلوم شدی تخصیص این خبر خاص چه بود لاجرم ازینهم واثق تر شد که همان شیطان مسلط که برهم
فریمیشنان تسلط دارد همین خبر خاص بیکدگر رسانیده سبب شناسائی همدگر می شود که نامش
برای فریب عوام لا یعلم اشراق نهاده اند از دیگر اخبار غیبی و آینده و کشف ضمایر آن شیطان

مسئله را چه خبر که بهیر سانیده باشد غرض که بهر نمط و بهر پهلو همان مضمون که بالا مدلل نوشته شد درست نشیند
باقی العلم عند الله وما اوتیتم من العلم الا قلیلا لا علم لنا الا ما علمتنا انتهی تنقیح و تحقیق که از روایت بدرایت گشته
اکنون حال عقیده و ایمان آن فریمشن باید شنید که تصانیف بسیار دارد و بسیار علوم در ان صرف کرده است
مگر حالش از همه تصانیف همین است که بکدام تاویل و تدبیر جهنمی و کافر بودن تمام بزرگان دین و برگزیدگان
کاملین ثابت و تهمت کند که گفته اند ع گر خدا خواهد که پرده کس درد ÷ میلش اندر طعنه پاکان برد ÷ پی آید
نهانه خود را داشت بد ÷ بلکه آفت در همه آفاق زد ÷ معاذ الله مثل حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی و امام
اعظم و امام محمد غزالی و ملا علی قاری و سعدی و جامی علیهم الرحمة و غیرهم را بسبب تشنیع غلیظ و کافر و شیطان
و ملعون یاد کرده است و چها که بر انها تهمت ها نکرده است و اینهمه بظاهر برای فریب و همی عوام در پرده محبت
اهلبیت رسالت بیان کرده است یعنی معاذ الله این همه دشمنان اهل بیت رسالت بودند و چون نیک
نگریسته شد اهل بیت رسالت هم از زبانش محفوظ نمانده اند یعنی توهین و فضایح خلاف واقع نسبت بآنها
در پرده محبت و دوستی بیان کرده است که محبت و دشنام برای چنان بزرگان دین عوام لا یعلم بدست آید
غرض که حال ایمان و عقیدهٔ آن فریمشن نیست که بیان کرده شد ع نه دشمن رستا از زبانش نه دوست
سعدی علیه الرحمة گوید ع تو دشمن تری کاوری بر زبان ÷ که دشمن چنین گفت اندر نهان ÷ چه جا
که دشمن در نهان هم نگفته باشد بلکه دشمن هم نباشد از محبان خاص باشد که آن را بدبختی تهمت کرده باشد
پس حال ایمان فریمشن هیچ نیست و قیامت نیست که با چنین عقیده و ایمان خود را براه راست
و مومن هم میدانند و با چنین عداوت اهل بیت خود را در زمرهٔ محبان می شمارند و همین صفت فریمشن یا انهم
قرآنی نوشته شد کما قال عز و جل وانهم لیصدونهم عن السبیل و یحسبون انهم مهتدون

عبارت تقریظ در باب تنقیح و تحقیق و تصدیق مقدمهٔ فریمشن که
مولوی جواد علی صاحب فاضل متبحر مسلم الثبوت مدرس مدرسهٔ خاص کمپنی
و معاون علمای اولوا الالباب مدرسه کمپنی حسب تحقیق و تنقیح و مشاهده رای العین
بقلم خاص خود بخامه سپرده و بنا بر مزید توثیق و اعتبار مهر خود هم در آخرش ثبت فرموده

الحمد لله الصدق والحق والصواب والصلوة علی من اولی فصل الخطاب اما بعد پوشیده مباد
که چون در ممالک انگریزیه چه در بنگاله و هند و سند و چه در لندن و جرمن زور و شور نادره کاری
و حکمت شعاری فرقهٔ فریمیسن صدا بر فلک رسانیده و هر که و مه را کشف این سر مکتوم و حل این عقده
لاینحل هوا در سر پیچیده چنانچه مولوی امین الله مدرس مدرسهٔ کلکته و غیره کسان با آنکه چندین ازدیاد شبها
سعی و عرق ریزی بسیار در آن داشتند و کسان را ترغیب و تحریص داده داخل آن حلقه گردانیدند تا مگر
بخفیه باز آیند آن راز را بجز [illegible] هنوز شاهد مطلب بدان کاری نگشاد و سر موی آن راز سربسته بافشا نپیوست
ازین رو پیش از پیش کتمان آن داستان بر آتش شوق خرد و بزرگ دامن زد که یک جهان باکشاف آن
پیچیده و هنوز راه بجائی نبرده آخر الامر بحکم ع نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها بعضی زیرکان فرقهٔ
اسلامیه که باشراق طبیعت خود بادراک آن صرف همت کردند و بموشکافی آن بذل جهدی روا داشتند
بالهامات غیبیه گشایش کاری نمودار شد که اندک اندک راه بدان رفت تا آنکه مجملی از تشابه احوال آن
بدرک راسخین فی العلم پیوست و سررشتهٔ سخن بدست افتاد که یکدو کس خبروی از احوال خسران مآل
آن فرقهٔ ضالهٔ مضله بجاسه تحفة المنت [illegible] که در همین نزدیکی جناب رافعت نصاب حامی دین متین
ناصب لوای شرع مبین عمدة المحققین قدوة المدققین مخدومی مکرمی جناب نیاستی محمد ظهیر الدین صاحب بلگرامی
المولد لکهنوی الموطن که حلال معضلات هر فن اند چون در سر این کار شدند و فکر صحیح بکار بردند رساله
ترتیب دادند که پر از فواید و عواید بکشف آن کار برآمد و حقایق و دقایق آن فن که اهل الباب بعین تعمق اند بوده
بفراستی که مصداق اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور القلب باشد بوجه موجه مدلل و مبرهن بیافته
حواله خامهٔ حقیقت شمامهٔ خود کردند که مبادی کلاسیه آن به نیکوترین وجه بدرجهٔ ثبوت پیوست و کما ینبغی معلوم شد
که آن شعبه ایست از اصول سحر که سررشتهٔ آن منتهی بهمان استراق سمع شیاطین است که بدان علم غیب دانی
بهم می افراشتند و خود را عالم المغیبات والمخفیات و قاضی الحاجات باکثر اوقات بجهلهٔ ناس وانمودند و بر خرمن دین
و ایمان کفران و راهزن حسن اذعان و اعتقاد ایشان میگشتند و می گردند الغرض بتحقیقات حقهٔ
مشعری الیه صاحب علم را سر مکتوم آن بخوب ترین وجه مدرک و معلوم میگردد و آنانکه بی بهره از علوم

باشد هر ایشان را نیز کشف این قدر حال که این چه ضلال و اضلال است می شود و وقوف این قدر نیز
البته افاده اجتناب و احتراز و سد باب ارتکاب از ان معاصی به عذاب می باشند فمن شاء الاطلاع
علیه و زیادة الاعتبار بهذا الشان فلیرجع الی کتاب المسمی بتنبیه الایمان فانها فی تحقیق احوال فرقه
فرمشن غایة البیان و حق البرهان فی هذا الزمان کنون واضح است که راقم این سطور را نیز که با ساکنین کلکته
و قاطنین قرب و جوار بزم گاه فرمشنان بسبب بندی از احوال حسرت مآل شان به گزارد فی است و است تعاق
حقیقت نیوش را بگوش صداقت نیوش شنید نی حالی باد که اینجا نیز از مدت هفده و چند سال
درین بلده رحل اقامت برانداخته ... با اکثری از فرمشنان ... یکی از ... دو ...
هر شام و صبحگاهی ارتباط کمال و اختصاص مفرط حاصل بوده سیما با یکی از ایشان که سکرتری آن
انجمن باشد خوب تعارفی در میانه بوده و بر جاده مطارحات و مطائبات قدمها بر گذاشته است
اتفاقا روزی بمعیت شان قاصد لاج فرمشنان که معنی این لفظ باصطلاح آنان بزمگاه باشد شدم
و باستماع شکوه و شان آن مکان که گوش میخورد با طماعی که باید و نظاقتی که شاید بهمت و نهمت
هر چه تمام و کمال بادراک حال آنجا رسیدم و داخل مکان گردیدم دیدم مکانی هول انگیز و سهمناک
که قدم هر کس باطمینان دل فرا تر نتوان گذشت بلکه بوهله اولی بهجوم خوف و بیم شیطان رجیم احتمال
پا لغزیدن می باشد بالجمله بجرأت تمام ترا بظاهر خندان و فرحان بخیال این که کشف این سر علی وجه الکمال
خواهد شد و سراسیمه و هراسان در باطن که چه پیش آید بالای بام بر آمدم می بینم که جلدی از مصحف شریف
یکجا بر میزی نهاده شده است پرسیدم که غرض از ان چه باشد گفتند که اگر مسلمانی رجوع باین حلقه
دارد و خواستگاری به اتخاذ این طریقه بدیعه کند او را با وسوگند ایمان مغلظه داده میشود باین مصحف
که برغبت و طیب خاطر اختیار این طریقه میکند یا باکراه و بخلوص و صدق نیت یا بغرضی من الاغراض
هر گاه خلوص خود بسوگند و ایمان مغلظه موکد کرد نام او را در جریده اعمال شان درج میکنند هر گز نقش
تعلیق درخواستی کرده بار یاب بشرف حضور حشم جلسه فوق ترازان که در جه دوم است می نمایند آنجا سوگند
بیمیل داده بتضرع تمام و ابتهال بالا کلام که می باید مکنونات باطن وی را معرض بیان در می آرند آنجا هم

چون پیمان محکم و عهد مضبوط کردند بدرجۂ سومی که منتهی مجالس شان باشد بدستور مقررۂ انجا به پیمان
درست کار ایشان را راست نموده باز بجهت قمقری بر میگردانند و بدرجۂ اولی نیز مرده مشتغلین مسلک
می نمایند تا به تعلیم و تحفظ علم آنجا بپردازد و مایۂ مباهات شقاوات اخرویات بیند و نزد و هرگاه بطی
مرحلۂ اولی بپرداخت که علم اسفل السافلین ست و بیاموخت و داغ لعن ابدی بجبین خورد و بدرجۂ دوم
مترقی میگردد و ثم قس علی هذا مرتبة الکمالات بدرجات عالیات که در نفس الامر صورت وقوع و هبوط بدرکات
هاویات [illegible] کمال شانی ست که ایشان متوجه آن می باشند اما مبادی این فن
پس سه چیز پیش نهست اول تعریف و تحدید حقیقت و ماهیت آن سحر است و امور یکه
مشابه بخوارق عادات اند حقیقت سحر و طلسمات و شعبده از خوارق عادات نیستند چه آن
بمداخلت علل و اسباب بود که هر که مباشرت آن کند بحکم جریان عادت بران مترتب میگردد چنانچه
ترتیب شفا بر علاج طبیب حاذق و خوارق عادات آنست که نه اینچنین بود و دوم موضوع این فن
[illegible] ست که از عوارض ذاتیه آن بحث درین فن ست و آن برای آنست که در جاهلیت
مردمان بودند که وقتیکه فرود می آمدند در وادی بعضی های شان می گفتند که پناه میجوییم بسید
این وادی از بدی سفهاء قوم او میگزاریدند در امن و امان و اطمینان تا [illegible] میگردید این معنی موجب
زیادت اثم و طغیان و باعث جرات و شر و تکبر ایشان میگشت [illegible] آن میگفتند که ما سرداران
جن و انس ایم پس فی نفسه این امر باعث پندار عظمت و شرافت نفس او زیاده کفر ایشان میگردید
بسبب اینکه [illegible] بنی آدم با ایشان بیان ست و درمیان هیچگونه انس و جن استمتاع هم بدان اسلوب بود
فاما استمتاع الانسی بالجنی فی قضاء حوائجه و امتثال اوامره و اخباره بشیء من المغیبات و نحو ذلک و
استمتاع الجن بالانسی تعظیمه ایاه و استعانته به و خضوعه له این که گذشت یکنوع سحر ست شیاطین را و نوع دیگر
که از ایشان متعلق ست با حال شیطانیه و کشوف بریاضات نفسانیه و ملاقات رجال الغیب ست
و هر ایشان را هست امور مشابه بخوارق عادات که مقتضی ست این را که ایشان باشند و [illegible]
و بودند بعضی از ایشان که اعانت مشرکین میکردند بر مسلمین و میگفتند که [illegible] امر کرده [illegible] شان

بمقابلهٔ مسلمین بمعیت مشرکین بنابر عصیان مسلمین و در حقیقت ایشان بودند اخوان مشرکان سوم
غایت و غرض این فن که باعث ست بر اخذ و اختیار این طریقهٔ ناهنجار و مرتب ست بر آن عاقبت کار
و آن استمداد و استعانت این طائفه است از جان و شیطان که در ضرورات و حاجات و شدائد
و مصائب التجا بایشان می برند و حصول مرادات و دفع مضرات از ایشان می طلبند از این است که این
طائفه را ادعای این معنی است نعوذ بالله من ذلک که بعضی انبیا را در بزمگاه خود می توانند طلبید چنانچه
خود با راقم سطور یکی از این طائفه را که در بزمگاه شان مطارحه دید و او بزبان فخر بیان کشود و گفت که حضرت
آدم و داؤد و حضرت سلیمان و حضرت موسی را علی نبینا و علیهم الصلوة و اکمل التحیات در آن خانه میتوان
طلبید و قادر اند بر اینکه مکلف دعوت آنان شوند و حضرات شان بقبول تکلیف دعوت شان تشریف
می توانند آورد و چه حرف از کیفیت قدوم و اوضاع و اطوار و ملابس و دیگر هیأت شان و بیان رفت
گفتند که شبیه با سلامیه بیا باشند آنگاه از کیفیت کلام شان سخن رفت گفتند که ایشان را قدرت بر تکلم
جملهٔ انواع السنه حاصل ست لیکن بضرورت جهل ارباب این انجمن که غیر بلسان انگریزی قدرت
بزبان دیگر ندارند بناچار درین بزمگاه جناب شان هم بانگریزی متکلم می باشند پس درین مقام دو شبهه ست
که نعوذ بالله من ذلک زعم احضار انبیا اعنی چه و چه معنی و این گفتگو با که سراسر الحاد و تزندق ست
با دعوی اسلام و ایمان اگر باشد چه باشد پس قول نامعقول شان که در اخذ طریقه شان فساد و مضرت هیچ یک
دینی نیست و منافاتی ندارد شایستگی اعتبار اولوالابصار ندارد یا محض عوام فریب بی عقلای خلا
نیکو ثابت و ظاهر شد جملهٔ قبایح شنیعه شان یکی اینکه ایشان خود را بری از طاعت عبادت خالق خود
پندارند و میگویند که ما چون آزاد گشتیم و ملقب بلقب آزادی شدیم دیگر ما را چه حاجت بکدامی
عبادت و نه خالق ما را نیاز مندی بعبادت و بندگی ما چنانکه او خود از عبادات ما غنی بالذات ست
ما نیز از قید تکلیف بدان مطلق العنان بالذات ایم دیگر اینکه در بزمگاه شان اتفاق افتاد پرسش عدم احضار حضرت عیسی
علیه السلام بود گفتند که درین انجمن کسی این قدر کمال حاصل نیست که مکلف قدوم مبارک شان گردد و الا این امر هم
[illegible] ست از اینجاست که در بزمگاه جمیع کیچ حشمت و کشت ست ...

آن انجمن پرکمال وصاحب حال از جناب شان هم رونق افروزی یافتند دیگر آنکه از حرکات بی برکات
ایشان برای العین مشاهده افتاد شکسته افتاده بودن آلات وادوات آن نشیمن ناپاک است
که انباری از کرسیهای خشبی باستحکام تام که در مجلس انسی در سالها سال هم این قدر شکست وریخت
نمی پذیرد دیده شد واز علت آن پرسیده شد گفتند بقدوم مبارک مهمانان بزرگ این بدل آوردیم بلکه
بزبان گفتیم که سبحان الله چها ارباب تهذیب وتمیز اینجا تشریف می آرند که یکی از امتیازات صفائی
باز شان این باشد که سوم اینکه باوجود اهل کتاب ومتدین بدین پیغمبر دیگر از اهل شرک وبت پرستان
چنانچه هنود وامثال شان را مرید این طائفه نمیگردانند ونه نسوان هیچ دین را می گزینند وآن
مغالطه قویه ست که اهل دین را بدان سیخ ت نمیسازند وبدین احبوله را عجوبه خبر صید فریبه ایام دریمی گشتند
با تقیه وکلام ... آن شریان وجان سخن درین فن است که وجه کتمان این بیان میتقلون آن را در میان
چیست وچه باشد پس اکنون باید شنید که وجه کتمان آن جز این نیست که تخویف جان ست و
تهویل ... اوامر محافظت واحترام جاه شریف این مهام علی وجه التمام باشد ودر اعتقاد
مریدان نسبت بایشان متلاشی نشود که بتجربه ترک آن عمل شود وموجب برهمی کار شان باشد
که آنوقت پرده از روی کار برافتد واین طریقه مزخرفه بیش هیچ کس آنوقت حقی را شناسته نباشد
پس بنا بر مزید احتیاط با یکدیگر تواصی باخفاء آن هم منجمله عهود سابقه وداخل ایمان مغلظ می باشد
که تجویز اظهار آن بهر خاص وعام هر آئینه از مشروعات آن شریعت باطله نیست لیکن چه چاره
که حق تعالی تفضیح حال شان میکند که برارباب صدق اعتقاد قبائح آنرا افشا میکند و
براین گونه شرک عظیم که در رنگ تشریع اظهار می نمایند نیک اطلاعی می بخشد ومن یهدی الله
فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له اما ان الجن یدعون انهم یعلمون المغیبات فلما کانوا
یسترقون السمع ویضمون الیه اکاذیب ویلقونه الی الکهنة فتدونونه وفشی ذلک وشاع ان الجن
تعلم الغیب فجمع سلیمن علیه السلام الکتب ودفنها فلما مات دلت الشیاطین علیها الناس فاستخرجوها فوجدوا فیها السحر
فقالوا انما ملککم بهذا فتعلموه ورفضوا کتب انبیائهم قال الله تعالی تبرئة سلیمان ورد علی الیهود

المغضوب المردود فی قولهم انظروا الی هدیه کرسلیمان فی الانبیاء وما کان الا ساحرا وما کفر سلیمن

ولکن الشیاطین کفروا الآیة قال فی تریاق القلوب ودریاق الذنوب و کانت الجن

تدعی علم الغیب فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب

المهین فقط جواد علی

تایید و تصدیق دیگر کہ بعد تکمیل رسالہ بمولف این رسالہ من اللہ بہر سید

باید دانست کہ بعد تصحیح و استکشاف و تحقیقات ماہیت فریمیشن و تکمیل مضامین مندرجہ این رسالہ ہرگاہ مؤلف کتاب از کلکتہ معاودت کردہ باز بہ لکھنؤ رسید چون با این ہمہ تحقیقات در حال نشر جویاے ہمچو مضامین در رگ جان می خلید تا اینکہ من اللہ در یک صحیفہ اخبار چنان مضمون بنظر آمد چون بزبان اردو عام فہم بود لہذا بعبارتہ والفاظہ نقلش درینجا نوشتن باعتبار توثیق و ادراک عام قریب تر نمود

نقل از اخبار در بیان ماہیت و تحقیق حال فریمیشن نمبر ۱۲ جلد ۲۴ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۸ اپریل ۱۸۶۲ع

واضح ہو کہ فرقہ فریمیشن سنہ ۱۷۱۲ع کے درمیان ملک اٹالی میں ایجاد ہوا ہے معنی اس لفظ کے آزاد معمار کے ہیں اور وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف اس مذہب کو منسوب کرتے ہیں۔ اور یہ مذہب بجز عیسائیوں کے اور کسی ملک اور قوم میں نہیں ہے انکے نزدیک غرض اس مذہب سے یہ ہے کہ جو شخص اسمیں شامل ہو وہ اپنے مذہب میں مستحکم اور ثابت قدم ہو جائے اور اس مذہب میں عیسائی اور یہودی اہل کتاب اہل اسلام کو داخل کرتے ہیں ہنود اور عورت کو خواہ کسی مذہب اور قوم کی ہو نہیں شامل کرتے ہیں مگر سنا ہے کہ فرانس کے فریمیشن والے عورت کو بھی اس فرقہ میں شامل کرتے ہیں اور اس فرقہ کے شامل ہونیوالے شخصوں کا عجیب حال ہے کہ وہ اس راز کو کسی سے خواہ کیسا ہی اونکا عزیز دوست ہو یا کسی قدر ملک اور دولت دیوے یا کوئی اونکو جان سے مار ڈالے بیان نہیں کرتے ہیں اور یہ حال بجز اس فرقہ کے تمام عالم میں کسی ملت اور قوم میں نہیں ہے جو کوئی کسی سے نہ کہے کہ ہر قوم اپنے دین اور مذہب کا اعلان اور افشا اور شیوع چاہتے ہیں نہ اخفا اور کوئی بیان اور ذکر مذہب کا بھلا ایسا نہیں ہے جو کوئی کسی سے نہ کہے عالم نشہ شراب وغیرہ میں آدمی از خود رفتہ ہو کر اپنا حال بیدھڑک بیان کر دیتا ہے مگر فریمیشن والوں سے جو اوس حالت میں بھی دریافت کیا گیا انہوں نے اسکو بیان

نہین کیا ایک مکان فریمشن گھر ہوتا ہی اوسمین اسلحہ مثل تلوار و بندوق اور کتب سماوی مین سے توریت
اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید اور تصویرین انبیاے سلف اور پرانے جوتے اور آلات معماری وغیرہ اور کچھ صندوق
مقفل ہوتے ہین اور درمیان اوس مکان کی چھت سے ایک تصویر لٹکی ہی اور نیچے مقابل اوس تصویر کے ایک کرسی
رکھی ہوتی ہی یعنی معلم سرغنا اوس مذہب والون کا اوس کرسی پر بیٹھتا ہی اور قواعد اور امورات اوس مذہب کے
ادا کرتا ہی اور جو شخص فریمشن جدید ہوتا ہی اوسکے مذہب کی کتب سماوی سے اوس شخص سے حلف لیا جاتا ہی
کہ مین جس مذہب پر ہون اوسکے مخالف کوئی قول اور فعل نہین کرونگا حقیقت مین جو شخص فریمشن
ہوتا ہی وہ اپنے دین پر بخوبی ثابت قدم اور پختہ ہوجاتا ہی اور مذہب اور ملت اوسکے مین کچھ نقصان
اسکے سبب سے عائد نہین ہوتا ہی اور آپس مین اس فرقہ والون کے نمبر اور درجے مقرر ہوتے ہین اور درجہ کی کمی
اور زیادتی باعتبار اونکی لیاقت اور ریاضت کے اوسکے قواعد کے انجام دینے کے ذریعے سے ہوتی ہی اور اس
مذہب والون نے بڑی بڑی کتابین بطور اصطلاحات تصنیف کی ہین فریمشن والے اونکو پڑھتے ہین اور ہر ایک
شخص سے بطور چندہ کچھ ماہواری بھی لیا جاتا ہی اور لصہ روپیہ اول مرتبہ وقت ہونے فریمشن کے
لیتے ہین اور اوس روپیہ سے مصارف ضروری متعلقہ اوس مکان کے انجام پاتے ہین اور جو شخص فریمشن والا
مفلس اور محتاج ہوجاتا ہی تو اوسکو اوس روپیہ مین سے کسیقدر دیا جاتا ہی اور سب اشخاص فریمشن متمول
اپنے پاس سے بھی اوس شخص مفلس کو بہت کچھ دیتے ہین اور ہر ایک فریمشن کو ایک تمغا بھی ملا کرتا ہی اور کچھ
حرکات اور سکنات بطور سلام کے اون لوگون کے علیحدہ مقرر ہین جنکے ذریعے سے آپسمین وہ ایک دوسرے کی
شناخت کر لیتے ہین اور ہر مہینے مین کچھ کم و زیادہ اس عرصہ مین سب فریمشن جس شہر مین فریمشن گھر ہوتا ہی
متفق ہوکر کوئی جلسہ کرتے ہین اور اُس مکان مین اور بہت سے عمدہ عمدہ عجیب عجیب غریب ہوتے ہین بعض شخص
جو نیا فریمشن ہوتا ہی وہ دیکھنے حالات عجیب و غریب سے ڈر جاتا ہی بہت سی باتین اس مذہب کے متعلق ہین کہ
اونکا حال کسیکو معلوم نہین ہوتا جو شخص جس مکان مین فریمشن ہوتا ہی جب تک وہ مکان
اوس حیثیت کے ساتھ بدستور رہتا ہی وہ شخص کیفیت حال فریمشن بیان نہین کر سکتا ہی
اور جسروز وہ مکان ٹوٹ جاتا ہی جسقدر آدمی اوس مکان مین فریمشن ہوئے ہین وہ سب

احوال و حقیقت بیان کر دیتے ہین یہ سب احوال مذکورہ بالا بہت صحیح اور مہتمم اخبار عالم کے ایک دوست کا
بمقام کلکتہ معاینہ کیا ہوا ہی بعضے انگریز جو خود فریمشن ہوئے ہین اونھون نے اس طریقہ اور مذہب کی
بہت مذمت کی ہی چنانچہ کپتان ہاٹن صاحب نے جو کوہ منصوری پر رہتے ہین ایک کتاب اسکی مذمت مین
تصنیف کر کے رُڑکی کے چھاپہ خانہ مین چھپوائی ہی اور نیز ایک صاحب فریمشن نے جو سابق دفتر صدر بورڈ مین
ملازم تھے اس مذہب کی مذمت مین ایک مضمون اخبار انگریزی مین چھپوایا تھا غرض فریمشن کے فرقہ کا عجیب
و غریب حال ہی کما حقہ حقیقت اوسکی بجز اوس آدمی کے جو فریمشن ہو دریافت نہین ہو سکتی فقط اخبار عالم

اکنون مؤلف رسالہ می نویسد کہ این صفحۂ اخبار مطبوعہ مرقوم الصدر مشعر بر کیفیت حال فریمشن اصل قطعہ
از مطبع آوردہ اخبار بہم رسانیدہ شامل اصل مسودۂ رسالہ ہذا کردہ شد تا بر تصدیق و شہادت ہمہ مضامین قیاسی
و تفرسی رسالہ ہذا شاہد عادل و تائید کامل باشد زیراکہ بنای مضامین رسالہ از عقل و قیاس و تفرس و قراین
عقلی و قیاسات نقلی است پس ہمچو مضامین قیاسی ہر چند بیان واقعی و صحیح باشند مگر مسلم الثبوت کمتر میباشند
کہ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا لیس تا کہ از زبان اہل آن کہ خود فریمشن کار افتادہ باشد روایت چشم دیدہ نشنو
بنا شد کی مفید یقین و وثوق تواند بود کہ ان بعض الظن اثم ہم آمدہ ست و این روایت چشم دیدہ از زبان
فریمشن محال ست زیراکہ ع آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد از ینجا ست کہ انچہ تا امکان تحقیقات
و استکشاف این معما باختیار و کوشش خود صورت پذیرفت دقیقہ بر نداشتہ بتقویت و تصدیق مضامین
قیاسی شاہد عادل قرار دادہ شامل رسالہ کردہ شد از انجملہ این ہم در صحیفۂ اخبار موضحۃ الصدر کہ بنظر در آمد
محل گذشتنش روا نداشتہ شد کما رقمتہ آنفا بعد ادراک ہمہ مضامین قیاسی مندرجہ ہر کہ این ہمعان نظر
ملاحظہ خواہد کرد البتہ امید از خدا است کہ سر رشتۂ انصاف از دست نخواہد داد و مضامین قیاسی خلاف نفس الامر
نخواہد دانست اول نام فریمشن بعینہ مطابق آنست کہ وجہ تسمیتش بیشتر نوشتہ ام دوم مؤلف
کتاب کہ بنای این ایجاد از فتنہ سلیمان علیہ السلام و معماران عمارت بیت المقدس موجد دلیل
مستند و منصوص از نصوص آیات قرآنی نوشتہ است بیان واقعی ست و بر دل می نشیند
و عقل ہم قبول می کند و قرآن مجید ہم بتصدیق آن گواہی میدہد در ین اخبار مطبوعہ کہ یکدو جا غلط

از زمانهٔ حضرت داود علیه السلام ابتدای ایجادش نوشته است درین هم چندان تناقض و تضاد نبوده است بلکه یک درجه
بالاتر بعد نقش قوت می بخشد چه عجب که بنابر مغلطه و تقویت کار فرمیشنان باشد تا هر تبه اخفا از دست نرود
و پرده از روی کار بر نیفتد سوم این هم در تحقیقات قیاسی خود مؤلف رساله نوشته است که زنان و هنود را
فرمیشن نمی کنند محض تخصیص اهل کتاب از یهودی و نصرانی و محمدی است زیرا که عقاید زنان خود ضعیف
و ایمان ضعیف حاجت اغوا چیست و نیز حفظ راز از زنان و هم عرض خطر و هنود خود کتاب ندارند به لغزش
ایمان چه حاجت لاجرم همین اهل کتاب را از عقیدهٔ آنها برگردانیدن کار شیطان است چهارم
و استحکام دین و مذهب آبائی خودش که درین اخبار مطبوعه می نویسد این هم از مغلطهٔ فرمیشنان است تا ناواقفان
تقویت مذاهب خود فهمیده باختیار این مائل تر شده ازین دام فریب بیرون نروند و گرفتار آیند و مؤلف
هم درهمین رساله بجای خود می نویسد که دیوی از شیاطین خاتم سلیمان یافته بجای سلیمان بر تخت سلیمان
نشسته بود او بر فرزند او لیکن پرده نهاده بود که بظاهر در عبادات و ارکان هیچ فرقی نه آید تا که حضرت سلیمان علیه السلام
از امتحان الهی نجات یافته باز بر تخت سلیمانی نشسته از فرق عادات و عبادات متفرس شده
که حضرت سلیمان علیه السلام باز خاتم یافته بر تخت سلیمانی نشست یکی از شیاطین مغوی را بطوق و زنجیر
گرفتار و اسیر کرده بدریا و زیر زمین مقید و دفن کرد که این مؤلف از روی اخبار نبوی و آیات قرآنی بیشتر درهمین
رساله نوشته است که مضمون این اخبار او هم تصدیق آن گواهی داده مضمون قیاسی توثیق انجامید و یقین
بدامن فضل ربی و در آخر همین صحیفه مطبوعه می نویسد که کپتان هائن صاحب ساکن کوه منصوری و یک صاحب
دیگر ملازم صدر بورد چنان و چنین بمذمت این فرقه کتابی نوشته طبع کنانیده اند پس اگر تقویت دین خود درین
میدیدند چرا بنشش این قدر اهتمام بلیغ روا میداشتند باقی آنچه حال خرابی کمال و صورت مکان فرمیشن مؤلف
از تحقیقات خود و قراین عقلی و نقلی نوشته است همه مطابق واقع بوده است که مضمون این اخبار مطبوعه تائید
و تصدیق آن بواقعی میکند پنجم تحقیق اخیر که صورت افشای راز فرمیشن بعد ویرانی مکانش آنچه درین اخبار
مطبوعه مرقوم است این صورت اخیر من الله بحکم تقدیر بخفتم ظاهر نمایان گردید و پرده از روی کار بر افتاد
تا آنجا که بقراین عقلی و نقلی و قیاسی و حکایات سمعی کار گوش و زبان و قیاسات عقلی بود درین باز کار

چشم ملاحظه کرده همه شکوک و شبهات و حکایات سمعی را بدرایت معاینه رای العین بدل باید کرد که خبر چشم دید
موجوده کابل بعد ازین بقلم می آید درین عرصه که از جمله تاییدات غیبی کتابی دیگر بنظر مؤلف در آمد بعینه همین مضمون
با اختلافات عبارت بنظر در آمد که بالا مرقوم ست فرق همین قدر که مؤلف کتاب ترجمه لفظ فریمیسن معمار
آزاد نوشته است و صاحب کتاب مذکور که رعنا تخلص ست بعبارت آزاد نوشته است و ابتدای بنای این از زمانه
حضرت سلیمان علیه السلام می نویسد که تایید قول قیاسی این مؤلف میکند و این هم حضرت رعنا دران کتاب
بعینه خود افاده هم فرمایند که کتاب فریمیسن از مقامی که ذکر پوچهنا درانجاست کشاده می شود و الفاظ معنی سفیت
جان پوچهنا است نیز در همین افاده میفرمایند که عورت و غلام و مشرک غیر اهل کتاب هنود و حرامی را فریمیسن
نمیکنند فقط و جهش خود مؤلف این رساله بالا نوشته است که مشرک هنود و غیره ایمان بکتاب ندارند که از اهل کتاب
نبوده اند اغوای آنها تحصیل حاصل ست که نقب در خزانه می زنند و دیوانه و خرابه و از عورت خطر از افشای راز است
که احتمال کشف عورت است و غلام و حرامی را خود بجهت احتیاط فریمیسن نمی کنند که غلام هر جا که بیگری است
شاید بخوف مالک و مولای خود حفظ راز نتواند و از حرامی هم خوف افشای راز صریح ست که ... نمیدانند بلکه
سخن درین ست که شناسائی حرامی چگونه متصور که او خود از زبان خود اقرار نتواند کرد و از صورت شناسائی
او چیست فقط تا اینجا که تحقیقات عقلی و نقلی و سمعی و اخباری و کتابی و قرائن قیاسی کار گوش و زبان و قیاس
و ظن قلبی بود که جانب احتمال شبهه هم داشت و مفید قطع و یقین واثق نبود که بعد معاودت مؤلف
از کلکته کلید این قفل دهان فریمیسن من الله بلا اراده از جائی بهم رسید و معین و مصدق این همه مقامات
قیاسی گردید آنچه نصیب گوش بود نصیب چشم گردید فانظر کیف کان کذا تصریح حال فریمیسن از زبان
فریمیسن بتوضیح تمام و بیان واقعی قریب العقل و نیز سبب قفل دهان فریمیسن که هیچ سبب
بر زبان بیان قفل میزنند و نیز ازین کلید آن قفل دهان فریمیسنان چگونه می کشاید هر قدر که پیشتر بسکوت
و اخفای اختیار بودند که سر سپرده اند و سر نمیدهند همچنان بعد استعمال این کلید باشتهار و اعلان
این قدر بی اختیار می شوند که اگر سر هم رود مگر سر نمی پوشند و بلا استفسار خود بخود بیان می کنند
و بدون گفتن هیچگونه ضبط خود خود نمی توانند فقط پس اولاً صورت بهم رسیدن کلید این قفل

دیدن باید شنید که چگونه و از کجا بهم رسید از ملاحظهٔ تمام رسالهٔ بذا واضح می شود که مؤلف رساله هیچ دقیقهٔ تحقیق
تنقیح و تفتیش و تدقیق و تفحص حال فرمشین عقلاً و نقلاً و قیاساً و قرینتاً تا امکان بر نداشته است و آنچه
پیشتر از عقل و قرائن و قیاسات و تشابه و تصدیق آیات و صحیفها سپرده شد بعد تحقیقات واقعی
آنچه دیده و شنیده شد با قیاسات خود مطابق تر یافت که بعد ملاحظهٔ تمام رساله واضح میشود مگر تاهم خالی
از تردد نبود که آخر این همه بقرائن و قیاس ست گو بیان واقعی باشد مگر فائدهٔ قطع و یقین نمی بخشد تا که کدام فرمشین
همه حالات و معاملات بر خود گذشته از زبان خود نگوید بر همه قیاسات گو بتاویل فراسة المؤمن درست باشد
مگر خلجان خاطر نمی رود و بر دل نمی نشیند و لکن لیطمئن قلبی در کار ست ممکن که قیاس خطا کند بر امر قیاسی
و ظنی حکم قطعی نتوان کرد که ان بعض الظن اثم هم آمده ست لاجرم باین تردد که مؤلف رساله در هر حال
جویای حال بوده و بغرض سخن می جست کار بجائی نمیرسید هرگاه مشیت ایزدی بکشف و افشای این معما
مقتضی شد چنان خود بخود من الله پرده از روی کار برداشته شد که بتاریخ بیست و ششم جمادی الاولی
سنه ۱۲۷۳ هجری روز جمعه بمکان یکی از احباب که نام چاند خان و بنسبت همین نام خطاب عماد الدوله
بهادر هست مؤلف را گذر واقع شد در آن صحبت که چند صحائف اخبار مطبع اتفاقیه بنظر در آمد از اجمال [illegible]
که در یک صحیفه لفظ تحقیق فرمشین بقلم واضح دیده شد گوشم استاده کرد که یا در خانه یافته میشود لاجرم بنظر
تفصیلی دیدنش ضرور شد همان جا که صحیفهٔ اخبار دیگر بنظر در آمد در وی نیز همان مضمون بعینه با اختلاف عبارت دیده شد
که یکی تصدیق دیگری میکرد همه بعقل در آمد و طبیعت قبول کرد و بر دل نشست آنچه بقرائن و قیاسات خود
و حکایات سمعی پیشتر نوشته شده بود این تحریر مصداق آن گردید و همه شبهات ظنی با طمینان بدل و اطمینان
تبدیل گردید و مفهوم معنی لیطمئن قلبی هم پیدا و اطمینان قلبی پیدا شده کار از گوش بچشم کشید و شنیده بدیده رسید
هذا من فضل ربی جوینده یابنده شد و آن نیست که در صحائف اخبارات مکرر از صادق الاخبار و تحریر کابل نشان
میدهند که فوج ظفر موج انگلشیه هرگاه در دیار کابل تسلط واقعی نمود فرقهٔ فرمشین هم در آنجا رسید و یک
فرمشین خانه که تعبیرش جادو گهر ست در کابل بنا کردند رئیس کابل شجاع الملک که نشانیده و برافراختهٔ
همین سرکار تاج بخش بود بامید دریافتن اسرار فرمشین بخوشی تمام اجازت بنای تعمیر فرمشین خانه داد

بعد ترتیب و تکمیل آن مکان شخصی سبک وضع فضول که هیچگونه حفظ راز از و ممکن نباشد تلاش کرده
بصرف وعده عطیات متکاثره اشتیاق اظهار حال در فرمیشن دان فرستاد که حسب دستورات معینه فرمیشن شده
آمده ازان باز هر چند بطمع و خوف و نرمی و گرمی و مخالطه باده هوشی نشه خمر و غیره در هوش و بیهوشی
هر نشه استفسار کردند قتل و هانقش وانشدند تا اینکه مشرف بمرگ و قتل کردند کاری نگشاد و حرفی بر زبان
نیاورد آخر مایوس شده دست از و باز داشتند بعد از و مردمان دیگر که بجوش آمده از نزد خود صرف کرده بدعوی اظهار
حال فرمیشن شدند و بمجرد فرمیشن شدن بدستور مهر سکوت بر لب زدند و حرفی نگفتند تا اینکه بعد چند سال
عمل سرکار انگلشیه که محض بطور امداد و دخل دهانی شجاع الملک بود ازان ملک برخاست بدین وجه حفظ
و نگهبانی و مجاورت و ترمیم خانه فرمیشن هم صورت نه بست که سمار شده همین که آن طلسم جا و گهر بشکست
قفل دهان بکشاد و مهر سکوت بشکست یا بیشتر حرفی بر زبان نمی آوردند مرمیدادند و نمیدادند یا بعد شکستن قفل دهان
اگر تفهیم بر دو هر بی پوشند و بار دون استفسار که چه و باز از مردن آغاز نهادند ازان جمله آن فرمیشن سبک وضع
که بشرط اظهار حال بصرف مواعید شجاع الملک فرمیشن شده بود چنان بیرواد که در مکان فرمیشن هفت درجه
بوده اند در هر درجه عجائبات بسیار اند نه نام آنها معلوم دارم نه امثال آنها در جاهای دیگر نظر می آیند که بدان
تمثیلات نشان و هم مگر جائی مهیب خطرناک و صورت ویرانی وحشت ناک کثیف چون بدرجه دوم
رسیدم ازان هم مهیب تر و کثیف تر در آن درجه یک صاحب دستم گرفته بدرجه دیگر برد آنجا چیزی بینم که یک
مرده بدهیئت که بمنظر شکل مهیب افتاده است صاحبی که همراهم بود چیزی بر آب خوانده بران مرده زد فورا
آن مرده بپا استاده شمشیر برهنه بکف همراه من شد و در هیچ وقت از من جدا نمی شد ازان وقت کمال هیبت
و خوف بر من غالب شد که از بیان بیرون است همین نمط که به هفت درجه می گردیم صاحب مذکور دستم گرفته
سه باره تکرار گفت که تو فرمیشن شدی هر بار اقرار کردم که شدم بعد چنین اقرار سه باره قفل بر دهانم زدند
که حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم ازان باز جائی که میرفتم آن صورت مرده تیغ برهنه بکف مثل همراه همره همراه بود
از خوف او حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم و این قدر هیبت او بر من غالب بود که فی نسیستم همین که حرفی
بر زبان می آرم شمشیر میزند و هیچ حال مثل همراه از من جدا نمی شد و همان را معاذ الله معبود بر حق و محیی و ممیت

قادر توانا نیستم و اگر فریمیسن دیگر از دور در ہزار کس می دیدم بہ سراو ہم ہمان کس شمشیر کشیدہ استادہ می دیدم
از دور ہمین نشان می شناختم کہ درین زمرہ فریمیسن بودہ است حتی کہ اگر عقب دیوار خانہ من کدام فریمیسن
میگذشت مرا خبر میکرد ہمین نمط اگر تازہ فریمیسن وارد میشد مرا خبر میکرد و این ہمہ عبادات شرعی را استغفر اللہ
بازی ولغو وبیحاصل میدانستم محض برای نمودن مردم تا پردہ از روی کارم نیفتد من ہم گاہ گاہ ہمین
عبادات شرعی بظاہر بطور نماز نشست و برخاست میکردم غرض کہ تمام عقیدہ من جانب ہمان شمشیر بود
وسوای او ہمہ را باطل میدانستم از وقتیکہ آن فریمیسن دان بیمار و منہدم شد فوراً آن شکل مہیب
از نظرم و ہیبتش از دلم رفت و بی اختیار دلم اظہار آن تقاضا میکند کہ بدون بیان آن ضبط نتوانم فقط
اکنون مؤلف رسالہ می نویسد کہ ہمہ قرائن و قیاسات عقلی و مضامین نقلی انچہ بالا بتفرس
تصدیق نصوص قرآنی نوشتہ ام ملاحظہ بکند کہ چہ قدر ہمہ مطابق واقع درست برآمد و کلید این قفل ہمین
یافتہ شد کہ ہرگاہ آن طلسم جادو فریمیسن دان شکستہ شود قفل از دہان ہمہ فریمیسنان آنخانہ و مہر سکوت
از لبہا میشکند کہ ہمہ فریمیسنان آن خانہ بعد شکستن مہر سکوت و انہدام آن خانہ ہمین نمط بیان
می توانند کرد پس توان دانست کہ کلید این قفل طلسم ہمین شکستن این قفل است والسلام

اعرضت العقل بتقریظہ		تمت الطبع بتقریظہ

۵ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را ۵ دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا ۵ دوستان
بشکریہ قدرت او ۵ ایہا الغافلون فانتبہوا ۵ ایہا الناس انکے بدیدۂ دل ملاحظہ در کار ہے
کہ راز جب دو آدمی سے تجاوز ہوا پھر راز نہین رہتا بلکہ وہ لب سے نکلتے ہوے افشا ہو جاتا ہے
کل سر اذا جاوز الاثنین فشا بخلاف ہر فریمیسن کے کہ با ہزاران اشاعت کے ہنوز غیر فریمیسن سے مخفی ہے
ہر چند ہزارون آدمیون نے اسکے افشا مین ہر طرح کی کوششین بصارف خطیر کین اور محض بہ نیت افشا
بصرف خطیر بڑے بڑے عقلاے زیرک خود فریمیسن ہو گئے اور بہت عوام بسبک وضع کو جنکے پیٹ مین
بات نہین پچتی تھی بشرط افشا صرف زر سے فریمیسن کروایا پھر بھی بعد فریمیسن ہو جانے کے اونکے
منہ پر قفل ہو گیا کہ سر دینے کو مستعد مگر سر نہ دیا ہنوز بہت عقلا نے اپنے اپنے تفرس اور قیاسات

اور تحقیقات حتی الامکان سے اسکے بیان میں رسائل لکھے مگر پھر بھی اخیر کو اتنا لکھدیا کہ یہ حال قطعی بدون فرمیشن
ہونے کے نہیں معلوم ہو سکتا ہے پس ایسے مضامین قیاسی بدون نص قطعی یا معاینہ ظاہر یا اظہار اور تصدیق
فرمیشن ہے مفید ظن و یقین کے ہرگز نہیں ہو سکتے اور شبہات سے خالی نہیں ہو سکتے کہ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا
خصوصاً ظن فاسد کہ جانب گناہ کی غالب تر رکھتا ہے کہ ان بعض الظن اثم پس جس حالت میں امور لغو
فضول میں گمان بد کرنا منع آیا ہے اور حکم گمان نیک کا ہے کہ واذا مروا باللغو مروا کراما آیا ہے فکیف کان کہ [illegible]
جانب لغویت کی نہیں یہاں گمان فاسد کب روا ہو سکتا ہے مگر نازم بر تحقیقات و تفرسات مؤلف کتاب کہ قبل تحقیق
مشاہدات ظاہری کے باہمہ لاعلمی محض اپنے تعقل و تفرس سے ہر مضمون تفرس عقلی کو آیات محکمات منصوص
قرآنی سے تشبیہ اور تصدیق اخبار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پر مستند اور مدلل کیا ہے گویا مثل آئینہ کے
کر دیا ہے کہ گمان فاسد کا گمان نہ رہا اور بمقام من شک فقد کفر سے پہنچا دیا ہے پھر اس پر بھی اکتفا نکر کے کس حال
اہل حقیقت بھی اور ہر ایک مالی سے تحقیقات ظاہری کو بھی ساتھ تفرسات خفیہ منصوصہ کے حرف بحرف مطابق
کر دیا ہے اور ہر بیانات کی تصدیق اور تائید میں ایک آیۃ قرآنی ایسی واضح تر لکھدی ہے کہ گویا [illegible]
آ کیا ہے ایک بات خدا سے پوچھ پوچھ کر لکھدی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ در حقیقت بمقتضاے مصلحت وقت مشیت
واسطے ہدایت اور ارشاد ابنائے ہمدرد انسے کے اسکا افشا کی … کی خبر … [illegible]

تحریر کی اعتبر اقوال شیاطین اور … سلیمان ابن داؤد … [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم … فلا تقبلوا
پس موافق حکم اس اخبار نبوی کے افشا کرنا بمشیت ایزدی سمجھنا چاہیے کہ لا تحلبوا با … الا هو

خاتمۃ الطبع للہ الحمد والمنہ کہ درینولا رسالہ التعریب الاحوال کہ کافی قفل کشائے سر نہائی است … [illegible]
ناشر چون … این رسالہ افشاے اسرار فرمیشن از تصنیفات … بیان حق بزبان [illegible]
منشی ظہیر الدین مرحوم کہ بار اول بصحت مصنف درین مطبع نامی منشی نول کشور طبع شدہ شائقین [illegible]
نادرہ اش بہ دوچند … خریدند کہ نوبت طبع ثانی رسید و آنہم فروخت شد اکنون بار سوم از عنایت [illegible]
در مطبع نامی مشہور بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج بماہ مئی ١٨٨٢ء مطابق ماہ رجب سنہ ١٢٩٩ھ بحلیہ طبع مزین شدہ [illegible]